الله یجتبی الیه من یشاء و یهدی الیه من ینیب

الحمد لله والمنه که درین زمان سعادت توامان کتاب مستطاب مسمیٰ بلقب

ارشد المحدثین مولانا رشید احمد گنگوهی عفی عنه

زبدة المناسک

۱۳۱۰

از اهتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا الله عنه

بماه ذی الحجه سنه ۱۳۱۰ هجری نبوی صلی الله علیه وآله وسلم

در مطبع مجتبائی واقع دهلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین عدد خلقہ و رضا نفسہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا سید الخلائق والمرسلین
محمد وآلہ وصحابہ واتباعہ واحبابہ اجمعین عدد علمہ وزنۃ عرشہ بعد حمد وصلوۃ کے عرض ہے
کہ یہ رسالہ زبدۃ المناسک بفرمایش اور اصرار بعض احباب کے اور نفع مسلمان
بھائیون کے تالیف کیا گیا اور اکثر مسائل اس مین درمختار کی شرح ہے کہ رد المحتار
علی الدر المختار اسکا نام ہے اور بنام شامی مشہور ہے لکھے گئے ہین خصوصاً اختلاف روایات
مین اسی کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا اور مقدمہ اور خاتمہ فتح القدیر اور عالمگیریہ سے مستفاد ہے
تو اگر کہین مخالفت پاوین جلدی سے غلطی پر حمل نہ فرماوین اور مین اپنے آپ کو غلطی سے
بری نہین کرتا کہ بھول چوک شیوہ انسان ہے اور یہ عاجز تو بالکل سرتاپا غلطی سے بھرا ہے
اور استعداد بھی چندان نہین رکھتا پس اگر غلطی دیکھین للہ اصلاح فرماوین اور حق تعالیٰ
حسب نیت کے مؤلف اور فرمایش کرنیوالون اور اصلاح دینے والونکو اجر عطا فرماوے
واللہ الموفق والمعین وهو حسبی ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العَلِيِّ العَظِيْم؛ جان لے کہ حج بیت اللہ کا فرض ہے اور ایک رکن اسلام کا ہے
فرضیت اُس کی قرآن سے ثابت ہے مُنکر فرضیت اُس کی کا کافر ہوتا ہے اور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو حج کرنا چاہے تو چاہئیے کہ جلدی ادا کرلیوے اور
فرمایا کہ جو کوئی بدون حج کیئے مرجاوے اور خرچ اور سواری کا جو مکہ تک پہنچا دیتا مالک تھا
اور کسی بادشاہ ظالم کی قید مین یا مرض مین کہ اُس کے سبب جا نہ سکا مبتلا نہو تو وہ چاہے
یہودی ہو مرے یا چاہے نصرانی ہو مرے نجّانا اللہ تعالی وجمیع المسلمین تو پس چاہئیے کہ
کہ بعد فرض ہونے حج کے ادا کرنے مین تاخیر نہ کرے بلکہ جلد ادا کرے کہ تاخیر کرنے سے فاسق
گنہگار ہوتا ہے اور حج فرض ہوتا ہے اُس مسلمان آزاد تندرست عاقل بالغ پر کہ سوائے حوائج
ضروریہ کے اتنا مال رکھے کہ سوار ہوا چلا جاوے اور چلا آوے اور جس کا نفقہ اُس کے
ذمہ پر ہے آنے تک کا اُس کو دے جاوے سو جب ارادہ حج کا کرے تو مستحب ہے کہ اول
استخارہ کرلے اِسبات کا کہ کونسی راہ کن دنون مین چلے کرایہ کرے یا سواری خریدے فلانے
کی رفاقت مین جاوے یا فلانے کی اور سوائے اِس کے اس قسم کے امور مین استخارہ
کرلے ورنہ حج کرنے مین ضرورت استخارہ کی نہین چنانچہ مشہور ہے کہ ع درکار خیر حاجت ہیچ
استخارہ نیست؛ اور ایسے ہی ترک ناجائز مین استخارہ نکرے بلکہ اسی دم توبہ کرے اور چھوڑ
دے اور طریق استخارہ کا یہ ہے کہ اول دو رکعت نفل پڑہے پہلی رکعت مین بعد الحمد کے
قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ پڑہنا اولے ہے بعد سلام کے تعریف حق تعالے کی بیان
کرکے درود شریف پڑہ کے دعاء ماثورہ پڑہے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا
اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ
لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ
پہر بعد استخارہ کے سب گناہون سے توبہ کرے اور جو کچہہ کسیکا حق کسی طرح کا اُسپر ہو
اُس کو ادا کرے اور دشمنون معاملہ دارون سے معافی کراوے اور جو عبادت فوت ہوگئی
ہو قضا کرے اور اگر کوئی حق والا مر گیا ہو تو اُس کے وارثون کو دیدے اگر کوئی وارث
معلوم نہو تو خیرات کرے تا ذخیرہ آخرت مین رہے اور اگر حق بدنی ہو تو معاف کراوے
جو وہ مر گیا ہو تو اُس کے واسطے استغفار کرے اور نفقہ حج کا مال حلال سے بہم پہنچاوے
کہ حرام مال سے حج قبول نہین ہوتا عالمگیریہ مین قاضیخان سے نقل کیا ہے کہ جو کوئی
ارادہ حج کرے اور اُس کے مال مین شبہ ہو تو وہ قرض لے کر حج کر لے اور پہر اپنے اُس مال
سے قرض ادا کر دے اور رفیق صالح پیدا کرے کہ راہ مین مددگار رہے امور دین و دنیا کا
اور رفیق اجنبی قریب سے بہتر ہے تا قطع رحم نہو جاوے اور اسباب کرایہ دار کو دکہا دے
زیادہ اُس سے بدون اُس کی اجازت کے نہ لاوے اور جانور پر زیادہ اُس کی طاقت
سے اسباب نہ رکہے اور اُس کے گہاس دانہ سے غافل نرہے اور سفر حج کو نیت تجارت
سے اور فخر اور ریا سے خالص کرے اگر تجارت کر بہی لے تو بہی کچہہ ڈر نہین مگر ترک
ادب ہے اور راہ مین امور لایعنی بیہودہ اور ناجائز سے اجتناب کرے اور وقار سے
رہے اور غصہ سے بہت بچے اور تحمل بہت کرے اور ذکر اللہ بہت کرتا رہے اور توشہ
مین شرکت نکرے اور خرید اسباب سفر مین بدمعاملی اور فریب نکرے اور شروع سفر
اول وقت روز جمعرات یا پیر کے شروع مہینے مین بہتر ہے اور اقربا اور احباب سے
رخصت ہو اور حقوق اور قصور معاف کراوے اور اُن سے دعا خیر چاہے اور رخصت
ہونے کے وقت یہ پڑہے اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ اور جب
گہر سے نکلنے کا ارادہ کرے دو رکعت نفل پڑہے جب قریب دروازہ کے آوے اِنَّا اَنْزَلْنَا
پڑہے جب گہر سے نکلے کچہہ صدقہ کرے اور آیت الکرسی پڑہے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ
وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ جب سوار ہو تو رکاب مین پاؤن دیکر بسم اللہ
کہے جب سوار ہو چکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ
وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھ کر الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار لا الہ الا اللہ ایک بار پڑھ
کہے سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اگر پہاڑ ٹیلے پر اونچے چڑھے اللہ اکبر کہے جب اونچے سے نیچے اوترے سبحان اللہ کہے اگر جنگل
پر گذر ہو تو لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہے اور جب کشتی مین سوار ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا
اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
پڑھے کہ اس کا پڑھنا امان ہے غرق سے اگر جانور بدخوئی کرے اس کے کان مین یہ پڑھ
دے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور جب کوئی شہر نظر پڑے
کہ اس مین جاتا ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ
الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ
فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اور جب اس مین ارادہ داخل ہونے کا کرے تو یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا تین بار اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا
وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا اور جب منزل پر پہونچے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہے تو کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہ دے گی انشاء اللہ تعالے جب شام

اور رات آجاوے تو یون کہے یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من شرک و شر ما خلق فیک
و شر ما یدب علیک و اعوذ باللہ من اسد و اسود و من الحیۃ و العقرب و من شر ساکن البلد
و من والد و ما ولد اور صبح کو کہے سمع سامع بحمد اللہ و حسن بلائہ علینا
ربنا صاحبنا و افضل علینا عائذا باللہ من النار

اور جس جگہ خوف یا وحشت ہو تو لایلاف کا پڑہنا امان ہے ہر بلا سے واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم

فائدہ جان لے کہ حج تین طرح کرتے ہین ایک تو فقط حج اور اس کو افراد کہتے ہین اور اس حج کرنے والے کو مفرد دوسرا قران کہ حج اور عمرہ کو دونون کو ایک احرام مین اکہٹا باندہ کر ادا کرے اور اس حاج کو قارن بولتے ہین تیسرا تمتع ہے کہ اول عمرہ حج کے مہینون مین ادا کرے پہر اسی سفر مین بے گہر گئے اسی سال مین احرام حج کا باندہ کر حج کرے اور اس حاج کو متمتع بولتے ہین اور فرض ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے خواہ تینون مین سے کسی طرح کرے مگر حنفیون کے یہان قران افضل ہے تمتع سے اور تمتع افضل ہے افراد سے اور یہ ہر یک فصل علیحدہ مین لکہا جاویگا اور حج کے مہینے سارا شوال اور ذیقعدہ اور دس دن اول ذی الحجہ کے کہلاتے ہین اگر کوئی فعل حج کا پہلے ان مہینون سے کرلے گا تو کافی نہوگا اور احرام حج کا شوال سے پہلے باندہنا مکروہ تحریمی ہے اگرچہ اعتماد رکہتا ہو کہ ممنوعات احرام کو نکرے گا اور جو جگہ کہ اس سے آگے بڑہنا مکہ کے جانیوالیکو بغیر احرام باندہے حرام ہے اس کو میقات کہتے ہین سو ہندوستان سے جانیوالون کو یلملم کے سیدہ سے دریا مین احرام باندہنا ہوتا ہے وہ جگہہ ناخدا بتلا دیتے ہین اور مدینہ منورہ سے آتے مین ذوالحلیفہ سے احرام باندہنا ہوتا ہے اگر کوئی مکہ کا جانیوالا میقات سے یا اس کی سیدہ کی جاے سے بدون احرام باندہے آگے بڑہ جاوے حج کو جاتا ہو یا اور ضرورت کو تو گنہگار ہوگا اور میقات سے ورے احرام باندہنا افضل ہے بشرطیکہ بسبب بہت دن گذر جانے کے محظورات احرام مین پڑ جانیکا اندیشہ نہو

اور مخطور است احرام آئندہ بیان کئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے اور جو کوئی خود میقات
پر یا میقات اور حد حرم کے بیچ مین رہتا ہے تو اس کو مکہ مین جانا بدون احرام کے
جائز ہے مگر جو عمرہ یا حج کو جاوے تو بغیر احرام جانا اس کو بھی حرام ہے اور میقات
اُس کے مابین میقات اور حد حرم کے ہے اور جو کوئی شہر مکہ مین یا حد حرم مین رہتا ہو
اگر حج کرے تو حرم مین سے احرام باندھے اور مسجد مکہ سے باندھنا مستحب ہے اور اگر
عمرہ کرے تو حل سے یعنے حد حرم کے خارج سے احرام باندھ کر آوے آپ سمجھ لے کہ
شہر مکہ کے گرد چارون طرف حد بندی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم
علے نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کو وہ مواقع دکھائے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے اُن مواقع پر نشان لگا دئے تھے پھر حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن علامات
کو از سر نو بنوایا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ
تعالے عنہ نے اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے اُن علامات کی تجدید کی اور
یہ حد جدہ کی طرف سے دس میل ہے اور کسی طرف تین میل اور کسی طرف سات اور
نو میل ہے پس اس حد کے اندر کا شکار مارنا اور ہری گھانس لکڑی توڑنے حرام ہے
اور اس حد کے اندر کی زمین کو حرم کہتے ہین مکہ بھی حرم ہے اور ان حدون سے باہر یا ہر
کو حل کہتے ہین واللہ تعالے اعلم۔

فصل افراد کے بیان مین

جان لے کہ حج مین تین چیز فرض ہین ایک احرام باندھنا دوسرا وقوف عرفہ تیسرا طواف
زیارت اور واجب حج کے وقوف مزدلفہ کا ہے اور صفا مروہ کے بیچ مین دوڑنا
اور رمی جمار اور طواف صدر باہر والون کو اور سر کے بال منڈانے یا کترانے اور
قارن اور متمتع کو ذبح کرنا اور سوائے ان کے جس کے چھوڑنے سے ذبح کرنا واجب
ہوتا ہے وہ بھی واجب ہے چنانچہ معلوم ہوگا اور سنت اور مستحب ضمن مسائل مین معلوم

ہو وین گے اور جس کا ترک مکروہ ہے وہ بھی سنت ہے سو جب مفرد احرام باندھے تو
طریق احرام کا یہ ہے کہ اول وضو کرے اور غسل کرے تو اولے ہے اور مستحب ہے کہ ناخن
اور لبین اور بال زیر ناف بھی دور کرے اور جو سر منڈانے کی عادت ہو تو سر بھی منڈالے
ورنہ کنگھی سے درست کر لے اور مجامعت بھی کرے اگر زوجہ ساتھ ہو اور کوئی عذر بھی نہو
پس بعد غسل یا وضو کے تہمد ناف سے گھٹنوں تک باندھے اور چادر اوڑھے اور چادر
تہمد کو اگر رسی یا تکمہ گھنڈی سے باندھے تو دم یا صدقہ دینا نہین آتا مگر اچھا نہین ہے اور چادر
اوڑھنا دہنا مونڈھا کھول کر اور چادر کو دہنی بغل کے نیچے کو لا کر بائین مونڈھے پر ڈالنا
کہ اس کو اضطباع کہتے ہین یہان مسنون نہین ہے بلکہ بطریق معمول اوڑھے اور
سر کو اور منہ کو نہ ڈھانکے اور سنت ہے کہ دو کپڑے نئے یا دھلے ہوئے پاک سفید
ہون اگر ایک کپڑے مین یا تین مین یا سیاہ کپڑے مین مثلاً احرام باندھ لے تو بھی
جائز ہے اور مستحب ہے کہ خوشبو لگاوے بدن اور کپڑون کو مگر کپڑون کو ایسی خوشبو
کہ بعد لگانے کے تن خوشبو کا باقی رہے نہ لگاوے اور بدن کو سب قسم کی خوشبو لگانی
جائز ہے پھر سنت ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے اگر وقت مکروہ نہو پہلی رکعت مین بعد
الحمد کے قل یا دوسری مین قل ہو اللہ پڑھنا اولے ہے ورنہ جو سورۃ چاہے پڑھ لے
بعد سلام کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ پھر حج کی نیت سے
تلبیہ کہے اور ایک بار ذکر کہنا کوئی ذکر ہو احرام زبانی مین فرض ہے اور تلبیہ ماثورہ
کہنا سنت ہے اور وہ یہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اس مین سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے اور زیادہ کرنا
لفظ ماثور کا اول آخر مین مستحب ہے جیسا مثلاً یہ بڑھا لے لَبَّیْکَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ
یا یہ بڑھاوے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ
وَالْعَمَلُ اور اگر لفظ غیر ماثور اول آخر مین بڑھاوے تو بھی جائز ہے مگر بیچ مین

دخل نہ کرے اور تلبیہ بآواز بلند کہنا مستحب ہے مگر بہت چیخنا نچاہئے اور مسجد مین ایسا بلند نہ کہے کہ نمازیون کو تشویش ہو اور جب کہے تین بار پے در پے کہنا مستحب ہے کہ بیچ مین کلام نہ کرے اگر کوئی سلام علیک کرے تو جواب دیدے مگر اس حال مین سلام کرنا مکروہ ہے اور پھر تین بار تلبیہ کہکر آہستہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگے جو چاہے مگر یہ دعا ماثور ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور وقت تغیر حالات کے جیسا کہ سوار ہونا اور اترنا اور سواری کو پھیرنا یا اونچی جگہ چڑہنا یا نشیب مین آنا اور جب فجر ہو اور جب آنکھ کہلے اور بعد نمازون کے فرض نماز ہو یا نفل اور جب کسی قافلہ سے ملاقات ہو اور ہر حال تلبیہ کہنا مستحب موکدہ ہے اور کثرت تلبیہ کی جسقدر ہو افضل ہے الحاصل جب تلبیہ حج کی نیت سے کہا احرام بندہ جاتا ہے اور یہ پہلا فرض حج کا ہے جیسا تکبیر تحریمہ نماز مین اور فرض احرام مین فقط ذکر بہ نیت حج ہے اور اسکے کپڑے کا نکالنا اور دوگانہ اور خوشبو لگانا وغیرہ اشیا سنت مستحب واجب ہین اور اگر بچہ غیر عاقل کی طرف سے احرام باندہے تو اسکے کپڑے اتار کر تہمد چادر پہنا کر اس کی طرف سے لبیک کہے اور محظورات احرام سے بچہ کو بچاتا رہے اگر بچہ سے کچھ محظور ہو گیا تو کچھ دینا نہین آتا نہ بچہ کو نہ ولی کو اور یہ طریقہ احرام زبانی کا ہے اور یہ بہتر ہے اور احرام فعلی کی طرز کتابون مین لکھے ہے یہان لکھنا کچھ ضرورت نہین الغرض جب احرام بندہ گیا تو جماع اور لوازم جماع جیسا بوسہ وکنار وغیرہ اور ذکر جماع کا سامنے عورتون کے اور نافرمانی خداوند تعالےٰ کی اور جھگڑا لڑائی اور قتل کرنا خشکی کے شکار کا اور اشارہ یا دلالت سے شکاری کو بتانا اور اعانت شکاری کی کرنی جیسا چھری یا نیزہ پکڑا دینا اور خوشبو لگانی اور ناخن اور بال کٹوانے اور سر یا منہ کو ڈھانکنا سارا یا تھوڑا یہ سب باتین ترک کرے اور خوشبو کا یا خوشبودار میوہ کا سونگھنا مکروہ ہے اور اگر ناک پر ہاتھ رکھ لے تو کچھ ڈر نہین اور تکیہ پر سر رکھنا اور رخسار کا رکھنا درست ہے مگر اوندہا تکیہ پر پیشانی رکھنی مکروہ ہے اور سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم مین ہے اور گٹھڑی کپڑون کی یا خوان سر پر رکھنا جائز ہے جو کعبہ کے پردہ کے نیچے آوے اگر سر یا چہرہ کو پردہ لگی تو مکروہ ہے ورنہ کچھ ڈر نہین اور سر اور داڑہی کو

خطمی سے نہ دہووے صابن اور اشنان سے دہونا جائز ہے اور آنکہون کی پڑبال چنوانی جائز
ہین اور سلے کپڑے جیسا کرتہ پاجامہ مثلاً اور عمامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے اور جو سلا کپڑا غیر معمولی
طرح سے پہنے مثلاً کرتہ کو چادر کی طرح اوڑہ لے تو جائز ہے مگر ترک اولے ہے اگر جوتا نہو تو موزہ
کو وسط قدم پر سے کاٹ کر پہنے اور جو کپڑا خوشبودار چیز مین رنگا ہوا ہو اسکو پہنا جائز نہین
مگر جو دہو ڈالے کہ خوشبو ندے تو جائز ہے اور حمام مین جانا جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ
میل کچیل دور نکرے نہ گرم پانی سے نہ سرد پانی سے اگر نہاوے تو طہارت یا خنکی کی نیت سے
نہاوے اور خیمہ اور کجاوے کے نیچے سایہ مین آنا جائز ہے مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے جو لگے گا
تو مکروہ ہوگا اور ہمیان اور کمر باندہنی اور ہتیار لگانے اور انگشتری پہننی اور سرمہ بے
خوشبو کا لگانا جائز ہے اور خوشبو کے سرمہ کے ایک دو دفعہ لگانے مین صدقہ دینا ہوتا ہے
اور زیادہ مین ذبح کرنا آتا ہے اور ختنہ اور فصد کرانے او پچہنے لگانے اگر بال نہ مونڈنے
پڑین اور مرہم لگانے اور شکستہ عضو کا باندہنا جائز ہے اور جو پچہنے مین بال مونڈے
تو دم دینا ہوگا اور سر کہجلانا جائز ہے مگر جو خوف بال ٹوٹنے کا یا خون گرنے کا ہو تو نرمی
سے کہجلاوے باقی تفصیل مسائل فصل جنایات مین آوے گی انشاء اللہ تعالے جب حرم مین
داخل ہو تو اگر ہو سکے تو برہنہ پا ہو کر پیدل ہولیوے کہ مستحب ہے اور سکینہ و وقار
کے ساتہ کثرت استغفار اور دعا کرتا چلے پہر جب مکے مین داخل ہو تو دن کو داخل ہونا اور
حجون یعنے گورستان مکہ کی راہ سے جسکو باب المعلے کہتے ہین داخل ہونا مستحب ہے اور واسطے
دخول مکہ کے غسل کرنا سنت ہے اور نکلنا مکہ سے باب السفلی سے مستحب ہے پس مکہ
مین داخل ہو کر اپنے اسباب کا بند و بست کر کے اول مسجد حرام مین آوے اور باب السلام
سے مسجد مین داخل ہونا مستحب ہے تلبیہ کہتا ہوا اور تواضع اور خشوع کے ساتہ بزرگی
مکان کی دہیان کئے ہوئے داخل ہو پہلے دہنا پاون داخل کرے اور پڑہے دعا اللّٰھم
افْتَحْ عَلَيْنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ

اور درود شریف پڑہے جب بیت اللہ پر نظر پڑے اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تین تین دفعہ کہے اور
وقت دیکھنے بیت اللہ کے دعا مانگے کہ یہ وقت مستجاب ہے اور وقت مشاہدہ بیت کے ہاتہ
اٹھانے بعض روایات حدیث سے ثابت ہین چنانچہ فتح القدیر مین منقول ہے پس چاہیئے
کہ رفع یدین یہان بھی سنت ہو اور اسوقت مین ذکر درود شریف کا اور دعا ماثورہ اولے ہے وہ
یہ ہے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا
تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَ تَشْرِيفًا وَ
تَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا چاہیے اور دعا جو چاہے پڑہے کہ یہان اور کہین مواقع حج مین کوئی دعا
موقت نہین جس مین خوب خشوع ہو وہ پڑہے پھر مسجد مین آکر اول طواف کرے جو اندیشہ
قضاء نماز فرض کا یا فوت جماعت کا یا وتر یا سنت موکدہ کا نہو اگر ان مین سے کسیکے فوت
کا خدشہ ہو تو اسکو پہلے ادا کرلے بعد اسکے طواف کرے اور طریق طواف یہ ہے کہ بیت اللہ
کے سامنے جسطرف حجر اسود ہے ایسی کہڑا ہو کہ دہنا مونڈہا اس کا بائین کنارہ حجر اسود
کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود دہنے طرف اسکے رہے پھر نیت طواف کی کرکے دہنی
طرف کو ذرا ایک چلے ایسا کہ حجر اسود کے خوب مقابلہ مین ہو جاوے اور جان لے کہ
طواف کی نیت دل مین کرنی فرض ہے اگر بغیر نیت طواف کے بیت اللہ کے گرد سات بار
پھر جاوے تو طواف معتبر نہوگا پس سامنے حجر اسود کے کہڑا ہو کر ہاتہ اٹھا کر جیسا نماز مین
اٹھاتے ہین کہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ
وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ہاتہ اٹھانے تکبیر سے
پہلے اور پہلے استقبال حجر اسود سے بدعت ہین بلکہ بعد استقبال کے تکبیر کے ساتہ اٹھاوے
پھر ہاتہ چھوڑ کر استلام کرے یعنے دونو کف دست حجر اسود پر رکہکر منہ اپنا دونو ہاتھون کے بیچ
مین رکہکر بغیر آواز بوسہ دے چٹاخے بھرنے بچا ہئین اور بعض کے نزدیک سر رکہنا حجر اسود پر

بعد بوسہ کے پھر دوسرا بوسہ پھر سجدہ پھر تیسرا بوسہ پھر تیسرا سجدہ کرنا بھی مستحب ہے اور استلام
سنت ہے اگر بسبب اژدحام کے دھکم دھکا ہونا اور کسیکو ایذا دینا ہو تو ترک کر دے کیونکہ
ترک ایذا واجب ہے اور جو اس طرح سے استلام نہ کر سکے تو فقط دونو ہاتھ ہی حجر اسود پر رکھے
اگر دونو ہاتھ نہ رکھ سکے تو ایک ہاتھ رکھدے مگر ایک ہاتھ رکھنے مین دہنا ہاتھ رکھنا اولی ہے
پھر ہاتھ اٹھا کر اپنے ہاتھ کو بوسہ دے لے جو ہاتھ بھی نہ رکھ سکے تو لکڑی یا اور کچھ چیز سے
حجر اسود کو چھوکر اس چیز کو بوسہ دے لے اگر بسبب ہجوم کے یہ بھی نہ ہو سکے تو دونو ہاتھ کا
کانون تک اٹھا کر کف دست دونو ہاتھ کے حجر اسود کی طرف اور پشت ہاتھون کی چہرہ
کیطرف کرے گویا کہ حجر اسود پر رکھے ہین اور تکبیر تہلیل جو بیان ہوئی پڑھ کر پھر ہاتھونکو
بوسہ دے لے بعد استلام کے واجب ہے کہ دہنی طرف کو دروازہ کی طرف چلے کہ بیت اللہ
بائین مونڈھے کی طرف سے اور واجب ہے کہ حطیم کو بھی طواف مین لیوے حطیم اور
بیت اللہ کے بیچ کو نہ نکلے کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ مین داخل ہے جو بیچ مین کو نکلے گا
تو کافی نہو گا بلکہ اعادہ طواف کا کرنا پڑیگا اگر فقط حطیم کو ہی سات بار طواف کر لے گا تو
بھی جبر نقصان ہو جاوے گا جب طواف کرتے ہوئے رکن یمانی پر آوے کہ جنوب
کی طرف کا کونہ ہے تو اسکو بھی استلام کرے کہ مستحب ہے اور استلام رکن یمانی یہ ہے کہ
فقط دونو ہاتھ یا دہنا ہاتھ اسکو لگادے اور بایان ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا اور سجدہ کرنا یہان
نہین چاہئے اور ہجوم مین اشارہ کرنا بھی یہان نہین چاہئے اور سوائے اس دو جگہہ کے
استلام اور کسی کونہ یا دیوار کا کرنا مکروہ ہے بس جب گرد پھر کر حجر اسود پر آوے پھر استلام
کرے جیسا اوپر مذکور ہوا لیکن ہاتھ اٹھانے پہلے ہی دفعہ مین ہین پھر ہاتھ نہ اٹھاوے چنانچہ
فتح القدیر مین تحقیق کیا ہے اور اس ایک دفعہ حجر اسود سے حجر اسود تک پھر آنے کو شوط کہتے ہین
اگر کوئی بائین طرف کو طواف کرے یا طواف کرنے مین چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کرکے
طواف کرے یا شروع طواف سوائے حجر اسود سے کر لے تو جب تک مکہ مین ہے اعادہ طواف

کا کرنا چاہیئے اگر گھر کو چلا آیا اور اعادہ نہین کیا تو دم واجب ہوگا اور شروع طواف حجر اسود
سے کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جزو حجر اسود سے ہو مگر سارا بدن حجر اسود پر سے گذارنا جیسا طریق
طواف مین ذکر ہوا مستحب ہے الحاصل اس طرح سات شوط کرے اور بعد ساتوین شوط کے
پھر اٹھوان استلام کرے اور استلام سنت موکدہ ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر اٹھوان شوط کر لے
تو چھ شوط اور ملا کر سات پورے کرنے واجب ہونگے اور جو ساتوین کے شبہ مین کیا ہو تو کچھ حرج
نہین اگر طواف فرض اور طواف واجب کرنے مین گنتی مین اشواط کے شبہ ہو جاوے تو از سر نو
شروع کرنا چاہیئے بخلاف نماز کے کہ غلبہ ظن پر بنا کرتے ہین ایسا ہی طواف سنت و نفل مین
شک ہو تو غلبہ ظن پر بنا ہوتی ہے اگر طواف کرتے مین اقامت فرض نماز کی ہو جاوے اگر
خوف رکعت کا ہو تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھ لے پھر اسی جا سے آکر طواف کو پورا کر دے ایسا ہی
اگر وضو ٹوٹ جائے یا جنازہ کی نماز کو چلا جاوے تو پھر آکر وہین سے تمام کرے مگر چار شوط سے
کم کر کے گیا ہو تو از نو شروع کرنا افضل ہے اور اگر چار شوط کے بعد گیا ہے تو وہین سے باقی
پورے کرے اور بدون حاجت طواف کرتے ہوئے چلا جانا مکروہ ہے اگر چلا گیا تو آکر باقی شوط
پورے کر لے اور صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے اگر چلا جاوے تو اسکا بھی ایسا ہی حال ہے کہ
جو بضرورت نماز یا وضو یا نماز جنازہ مثلاً گیا ہو تو جائز ہے اور جو بے ضرورت گیا تو مکروہ ہے مگر پھر
حال باقی کو پورا کر لے اور کھانا اور بیع شرا بحالت طواف مین مکروہ ہے اور پینا مباح اور سعی
مین کھانا پینا مباح ہے اور بیع مکروہ اور طواف اور سعی مین ذکر اولے ہے اور تذکرہ مسائل
اور تلاوت قران جائز ہے اور طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہ کہے اور ذکر ماثور جو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے درمیان رکن یمانی اور رکن اسود کے کیا ہے یہ ہے رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور درمیان رکن اسود اور حطیم کے بھی یہ ہے پڑھا ہے
اور طواف مین یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ
لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور حال طواف مین دعا قبول ہوتی ہے جب ساتون شوط طواف کے کرے تو مقام ابرہیم
کے پاس آکر دو رکعت نفل ادا کرے اور بعد اس کے دعا آدم علیہ السلام مستحب ہے وہ یہ ہے
اللّٰھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم
ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللّٰھم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا
حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبتہ علی فارضنی بما قسمتہ لی یا ذا الجلال والاکرام
اور یہ دوگانہ طواف بعد ہر طواف کے خواہ طواف فرض ہو یا نفل ہو واجب ہوتا ہے
اور خلف مقام یعنے ایسی طرح پڑہنا کہ مقام ابراہیم درمیان مصلی اور بیت کے ہو مستحب ہے
اور یہ افضل مواقع ہے بعد اسکے بیت کے اندر اور پھر حطیم مین میزاب کے نیچے پھر حطیم مین
قریب میزاب کے پھر اور باقی حطیم مین پھر قریب بیت کے اور طرف مین پھر ساری مسجد حرام
مین پھر سارا حرم برابر ہے اور حرم سے باہر مکروہ ہے مگر ادا ہو جاتا ہے اور قول یا اور قول ہوا
اس دوگانہ مین پڑہنا مستحب ہے اور طواف ہر وقت جائز ہے اگرچہ وقت مکروہ ہو مگر یہ
دوگانہ اس وقت نہ پڑہے بلکہ صبر کرے جب وقت مکروہ نکلجاوے جب اس دوگانہ
کو پڑہ لے اور اس دوگانہ کو طواف سے متصل پڑہنا چاہیئے تاخیر مکروہ ہے مگر بعد زکراہت
وقت سو جو بعد عصر کے طواف کیا ہو تو فرض مغرب کے پڑہ کر اول دوگانہ طواف پڑہ کر
سنت مغرب بعد اسکے پڑہے اگر وقت مکروہ مین دوگانہ طواف پڑہ لیا تو بکراہت جائز ہو گیا
مگر بعد گذرنے وقت مکروہ کے اعادہ بہتر ہے اور جو عین طلوع آفتاب یا زوال مین یا
غروب کے وقت پڑہے تو معتبر نہین پھر پڑہنا واجب ہے اور دو طواف کو جمع کرنا بدون فصل
دوگانہ کے مکروہ ہے پر جو وقت مکروہ ہو تو مضایقہ نہین پھر جب وقت مکروہ گذر لے تو بدلے
ہر ہر طواف کے دو دو رکعت ادا کرے پھر دوگانہ طواف کا پڑہ کر مستحب ہے کہ چاہ زمزم کے
پاس جاکر آب زمزم پیوے اور دعا کرے کہ یہ موضع اجابت ہے پھر وہان سے حجر اسود اور
باب کعبے کے بیچ کی دیوار کو کہ اسکا نام ملتزم ہے لپٹ کر دعا کرے کہ یہ بھی موضع اجابت ہے اور بعض کہتے

ہین کہ اول ملتزم کے پاس آوے پھر دوگانہ طواف پڑہے پھر زمزم کے پاس جاوے اور یہ
طریق سہل اور افضل لکہا ہے اور اس طواف کا نام طواف قدوم ہے کہ باہر والونکو سنت ہے
اور جو لوگ ہین یا میقات پر رہتے ہین انکو سنت نہین اور جو عمرہ کرنیکو آوے اسپر بہی طواف قدوم نہین
ہے جو مفرد نے اگر طواف کیا مگر طواف قدوم کی نیت نہین کی مطلق طواف کی نیت کرلے یا اور
کسی طواف کی نیت کرلے تو طواف قدوم ہے ہو گا اس کی نیت سے کچھہ نہو گا اور وقت اس
طواف کا مکہ مین داخل ہونے سے وقوف عرفہ تک ہے اگر وقوف عرفہ شروع کرلیا تو وقت اسکا
فوت ہوگیا اب جان لے کہ سعی صفا مروہ کے واجب ہے اور افضل یون ہے کہ سعی بعد طواف
زیارت کی کرے اور اگر طواف قدوم کے ساتھ کرلے تو بہی جائز ہے سو اگر بعد طواف قدوم کے
کرنی منظور ہو تو ذرا پہلی طواف قدوم شروع کرنے سے اضطباع اور پہلے تین شوط مین رمل
بہی کرے اور رمل یہ ہے کہ چلنے مین جہپٹ کر جلدی اور زور سے قدم اٹہاوے اور قدم
نزدیک نزدیک رکہے اور مونڈہونکو خوب ہلاتا جاوے اور رمل اور اضطباع جس طواف کی
بعد سعی کرنی ہین اس طواف مین سنت ہے اور جس طواف کے بعد سعی نہین اس مین سنت
نہین اور اگر بسبب ہجوم کے رمل نکرسکے تو صبر کرے جب جگہ ملے جب طواف کرے اور جو ایک
دو شوط کرنے کے بعد انبوہ ہو جاوے تو رمل کو ترک کردے اور بے رمل پوری کرے تا تفریق
اشواط نہو اگر رمل بھول گیا جو ایک شوط کے بعد یاد آوے تو دو شوط مین رمل کرلے جو دو شوط
کے بعد یاد آوے ایک شوط مین کرلے جو تین شوط کرچکا اور پھر یاد آیا تو رمل نہ کرے کیونکہ جیسا
تین شوط اول مین رمل سنت ہے چار آخر مین ترک رمل بہی سنت ہے اگر کوئی ساتون شوط مین
رمل کرے تو بسبب ترک سنت کے مکروہ ہے اور بعد فراغ طواف کے اضطباع موقوف کرے
اور دوگانہ طواف مونڈہے ڈہانک کر پڑہے کہ اضطباع سوائے اس جگہ کے اور کہین مسنون
نہین اور جان لے کہ سعی تابع طواف ہے اور شرط صحت سعے کے مقدم ہونا طواف کا ہے اگر
اگر کوئی سعے کو طواف سے پہلے کریگا تو سعی معتبر نہو گی بعد طواف کے اعادہ سعی کا واجب ہے اور سعی بعد طواف کی

فوراً واجب نہین مگر اتصال سعی کا طواف کے ساتھ سنت ہے اگر بسبب عذر کے یا تکان کے ٹھہر جاوے
تو کچھ ڈر نہین ورنہ تاخیر مکروہ ہوگی الحاصل جب آب زمزم پیکر سعی کو جانا چاہے تو حجر اسود کے
جاکر ایک استلام اور کرے اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ جیسا مذکور ہوا کہے اور یہ استلام نوان
جب مستحب ہے کہ بعد طواف کے سعی کرے جیسا رمل اور اضطباع ہے پھر باب صفا سے مسجد سے
باہر نکلے کہ اس باب سے فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے چاہے اور دروازے سے
جاوے پس اول صفا پر اتنا چڑھے کہ وہان سے بیت نظر آسکے پس بیت کی طرف مستقبل کھڑا
ہو کر دونو ہاتھ آسمان کی طرف کو مونڈھون تک اٹھاوے جیسا دعا مین اٹھاتے ہین اور تکبیر تہلیل
باواز بلند اور درود شریف آہستہ پڑھے اور دعا مین خوب جہد کرے کہ موضع اجابت ہے اور ذکر
ماثور ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھکر دعا کی اور پھر دوبارہ پڑھکر دعا کی پھر تیسری بار پڑھکر دعا کی
اور یون بھی روایت ہے کہ تین بار اللّٰهُ أَكْبَرُ فرمایا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک بار فرمایا اسی طرح سات بار
تکرار فرمایا تو کلمہ سات بار اور اللہ اکبر اکیس بار ہوا اور دعا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفا پر
یہ ہے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي
أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ حَتَّىٰ تَتَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ
اور سوائے اسکے جو چاہے کرے اور تلبیہ بھی کہتا رہے اور دیر تک ٹھہرا رہے اور پھر ذکر
کرتا ہوا اپنی چال مروہ کی طرف چلے اور درمیان صفا مروہ کے یہ دعا ماثور ہے رَبِّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ چاہے اور کچھ پڑھے اور یہ بھی موضع
اجابت ہے جب بقدر چھ گز کے فاصلہ اس میل سے رہے جو مسجد کے کونے پر لگا ہوا ہے
تو نشیب مین صفا مروہ کے دوڑ کر چلے مگر بیچ کی راس نہ دوڑے جب دونو میلون سے تجاوز

کریا وے تو پھر اپنی چال چلنے لگے اور یہ دوڑنا فقط دونو میلون کی بیچ مین سنت ہے اگر ساری راہ
صفا سے مروہ تک دوڑ کے چلا تو جب ادا ہوا مگر ترک سنت کیا پھر مروہ پر چڑھ کر بیت کیطرف
پھرے یعنی تھوڑا سا دہنی جانب کو مائل ہو کر تا خوب استقبال ہووے وگرنہ یہان سے بیت
بسبب عمارت کے نظر نہین آتا ہیں جیسا صفا پر ذکر اور دعا ہاتھ اٹھا کر کیا تھا ویسا ہی
مروہ پر کرے کہ یہی عمل اجابت ہے آور صفا سے مروہ تک آنا ایک شوط ہوا پھر مروہ
سے اتر کر اپنی چال چلے اور میلین کے درمیان دوڑے پھر اپنی چال صفا پر چڑھے اور ذکر
اور دعا جیسا بیان ہوا کرے اور یہ مروہ سے صفا تک دوسرا شوط ہوا اسی طرح سات
شوط ادا کرے کہ شروع سعی کا صفا سے اور تمامی مروہ پر ہوے آور ذکر اور دعا ہر دفعہ خوب کرے تا
مسئلہ اگر کوئی شروع سعی مروہ سے کرے تو پہلا شوط مروہ سے صفا تک کا معتبر نہوگا بلکہ
شروع صفا سے گنا جاویگا اور ایک شوط اور کرنا ہوگا تا پورے سات شوط ہو جاوین پھر
بعد سعی کے دو رکعت نفل مسجد حرام مین آکر پڑھے کہ مستحب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کنارہ پر مطاف کے یعنی جہان بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ہین یہ دوگانہ پڑھا ہے اور
جہان لکہ بہت سے درجے صفا اور مروہ کے بسبب زمین کے چڑھ جانے کے دب گئے ہین اور
درجے کہ اب موجود ہین انکے پہلے ہی درجہ پر کھڑے ہو تو بیت اللہ کا نظر آنا ممکن ہے پس تب
کئی کئی درجون پر چڑھنا ضرور نہین جیسا جاہل کرتے ہین کہ چڑھتے چڑھتے دیوار تک جا
ملتے ہین کہ یہ خلاف طریقہ سنت کے ہے پہلے ہی درجہ پر کھڑا ہونا کافی ہے مسئلہ مسجد حرام
مین نماز پڑھنے کے آگے کو جانے سے منع نکرین خواہ طواف والا آگے کو جاوے یا غیر طایف مسئلہ
داخلی بیت کے اندر مستحب ہے مگر جو آپکو یا غیر ونکو ایذا دینی نہ پڑے اور رشوت بھی دینی نہو جیسا
دربان کو دیتے ہین الحاصل مفرد بعد فراغت کے طواف اور سعی سے احرام باندھے ہوئے
مکے مین رہے اور جسقدر طواف نفل چاہے کیا کرے کہ باہر والونکو حق مین طواف نفل نماز نفل
سے بہتر ہے اور مکہ والونکو خاص موسم حج مین نفل نماز طواف سے بہتر ہے تا کہ غربا حجاج کو مزاحم نہون

اور ان طواف نفل مین اضطباع اور رمل اور دوگانہ کے استلام نکرے کہ یہ تینون اُسی طواف
مین ہین کہ بعد اس کے سعی ہو اور سعی بعد طواف نفل کے نہین ہوتی اور سعی نفل بھی
نہین ہوا کرتی بلکہ سعی ایک ہی ہے جو کہ واجب ہے اور پس اور ساتوین ذی الحجہ کو بعد ظہر
کے امام ایک خطبہ بدون جلسہ پڑھتا ہے کہ اُسمین مسائل حج تلقین کرتا ہے یہ خطبہ بھی مسنون
ہے پھر آٹھوین کو بعد طلوع آفتاب کے منا مین کہ ایک فرسخ مکہ سے ہے جاوے اور رات کو منا
مین رہے کہ سنت ہے پھر نوین کو نماز فجر اسفار کے وقت مین منا مین پڑھ کر بعد طلوع آفتاب کے ضب
کی راہ سے تلبیہ اور تکبیر کہتا ہوا عرفات کو جاوے اور ضب پہاڑی کا نام ہے کہ مسجد خیف اس
جو منا مین ہے متصل ہے اگر آٹھوین کو عرفات پر گیا تو ترک سنت ہوگا کیونکہ پانچ نمازین منا مین
پڑھنی اور رات کو وہان رہنا سنت ہے اور عرفات مین جہان چاہے ٹھہرے مگر لوگون سے
الگ اور راہ مین نہ ٹھہرے اور جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے اور عرفات تمام موقف
ہے مگر بطن عرنہ کہ یہ ایک وادی ہے مسجد عرفہ سے مغرب کی طرف کہ اگر دیوار غربی مسجد کے
گرے تو اُسی وادی مین پڑے اور یہ حرم کا ٹکڑا ہے حد عرفات سے خارج ہے اگر اس وادی
مین کسی نے وقوف کیا تو وقوف اُسکا معتبر نہوگا پس عرفہ مین جا کر دعا اور درود اور ذکر
تلبیہ بکثرت کرتا رہے جب دن ڈھلے وضو کرے اور غسل فضل ہے پھر بلا تاخیر مسجد نمرہ مین جاوے
اور امام کے ساتھ ظہر و عصر ایک اذان دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت مین اکٹھا پڑھے اور بیچ مین
ظہر و عصر کے کچھ نہ پڑھے بلکہ دو رکعت سنت ظہر بھی ترک کرے مگر تکبیر تشریق کہہ لے اور
بعد عصر کے بھی سنت نفل نہ پڑھے مگر جو امام بعد ظہر کے عصر مین تاخیر کرے تو مقتدیون
کو نفلین پڑھنی جائز ہین اور اس طرح جمع کرنے ظہر و عصر مین چند شرط ضرور ہین عرفات
اور نوین ذی الحجہ اور امام یا نائب اُسکا اور دونو نمازون مین احرام ہونا اور ظہر کا عصر پر
مقدم ہونا اگر ایک شرط ان شرائط مین سے نہو تو جمع کرنا جائز نہین پھر مسجد سے نکلکر
موقف مین جاوے امام کو سوار ہونا اور لوگون کو امام کے آس پاس پیادہ ہونا افضل ہے

اور بعض کہتے ہین کہ اورون کو بھی سوار ہونا اولی ہے اور جبل رحمت کے پاس قریب امام
کے جہانتک قریب ہوسکے بہتر ہے اور جبل رحمت کے اوپر چڑھنا جیسا عوام کرتے ہین کچھ فضل
نہین رکھتا اور مستقبل قبلہ کھڑا ہووے اور نیت کرنی وقوف کی اور کھڑا رہنا شرط اور
واجب نہین ہے مگر مستحب ہے اگر بیٹھا ہی رہے جب بھی وقوف ہوگیا کیونکہ موقف مین
ہونا چاہیے اگرچہ سوتا ہوا موقف مین کو چلا جاوے یا زبردستی کوئی لیجاوے اگرچہ نہ جانے
کہ یہ موقف ہے پاک ہو یا ناپاک ہو یا دوڑتا ہوا موقف مین کو گذر جاوے سب صورت مین وقوف
معتبر ہوجاتا ہے اور فرض ادا ہوتا ہے پس امام بآواز بلند بغیر مقرر تلبیہ کہے اور ذکر و دعا خضوع
اولی ہے اور تعلیم مناسک کرے اور لوگ قریب امام کے پیچھے اسکے مستقبل قبلہ ہوکر خشوع
سے سنین اور روین اور دعا خوب جہد سے کرین کہ محل اجابت ہے اور افطار یہان
اولی ہے روزہ رکھنے سے اور تلاوت قران شریف اور درود شریف اور تکبیر اور تہلیل
اور استغفار اور تلبیہ وغیرہا اذکار بہت کرین ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرین کہ پھر تدارک اسدن کا
ممکن نہین اور گریہ زاری اور استغفار مین ہرگز قصور نہ کرین بلکہ اسدن مین کلام مباح
سے بھی اجتناب اور حذر کرین اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات پر یہ پڑھا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ
اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ
فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ اور روایت ہے کہ دست مبارک اٹھا کر اللّٰہ اکبر
ولله الحمد تین بار مکرر پڑھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

پھر ہاتھ چھوڑ دیوے جتنی دیر مین الحمد پڑہین پھر ہاتھ اٹھاکر یہی فرمایا اور پھر ہاتھ چھوڑ دے بقدر الحمد کی
پس اسی طرح کرتے رہے اور ہاتھ اٹھانے اس جائے بھی دعا کی طرح ہین الغرض سورج کے
غروب تک وہین رہنا واجب ہے اگر قبل غروب آفتاب کے حد عرفہ سے نکل آوے تو دم واجب
ہوگا مگر جو قبل غروب آفتاب ہٹ کر چلا آوے تو دم ساقط ہوتا ہے اگر بعد غروب کے ہٹا تو
دم ساقط نہین ہوتا پس بعد غروب آفتاب کے اس راہ سے کہ دو پہاڑون کے بیچ مین ہو
ہے امام کے ساتھ مزدلفہ کو جاوے سکینہ اور وقار سے اگر جگہ فراخ ہو تو ذرا جلد چلے تا کسی کو
ایذا نہو اور یہ دو پہاڑ مزدلفہ اور عرفہ کے بیچ مین ہین اور مزدلفہ مسجد عرفہ سے تین میل ہے
اور امام سے پہلے عرفہ سے نجانا چاہئے مگر جو رات ہونے لگے اور امام نہ چلے تو لوگ انتظار امام
کا نکرین کہ وہ تارک سنت ہے اور جب امام چلدے تو اگر بسبب ازدحام کے تھوڑا سا
وقفہ کرلے تو کچھ ڈر نہین اگر زیادہ بے عذر ٹھہرے گا گنہگار ہوگا اور مستحب ہے کہ قریب مزدلفہ
کے پیادہ پا ہوکر مزدلفہ مین داخل ہو اور راہ مین تلبیہ اور ذکر دمبدم بکثرت کرتا رہے اور
مزدلفہ مین لوگون سے الگ اور راہ مین قیام کرنا نہ چاہئے اور پہلے اسباب اتارنے سے
مغرب اور عشاء دونو ایک اذان اور ایک اقامت سے عشاء کے وقت مین پڑہین اور
بیچ مین سنت نفل کچھ نہ پڑہین بلکہ سنت مغرب اور عشاء کے اور وتر بعد نماز عشاء کی پڑہ لین
اور ان دو نمازون کی جمع کی شرط یہ ہے کہ احرام ہو اور وقوف عرفہ پہلے کیا ہو اور دسوین
شب کو مزدلفہ مین ہو اور وقت عشاء کا ہو اور جماعت یہان شرط نہین ہے اگر مغرب یا
عشاء عرفات مین یا راہ مین پڑہکر مزدلفہ مین آیا تو اعادہ کرنا چاہئے اگر اعادہ نکیا اور فجر ہو گئی
تو وہی نماز اب ہو گئی قضا کرنی ضرور نہین اور اگر عشاء سے پہلے مزدلفہ مین آگئے تو مغرب
نہ پڑہین جب تک عشاء کا وقت نہو جاوے جو راہ مین خوف ہو کہ مزدلفہ مین جاتے تک فجر
ہو جاوے گی تو راہ مین مغرب عشا کا پڑہنا جائز ہے اگر مزدلفہ مین عشاء کے وقت مین عشا
کو مغرب سے پہلے پڑہ لیا تو مغرب کو پڑہ کر عشاء کو اعادہ کرلے اگر اعادہ نکیا اور صبح ہو گئی تو اب

عشا بھی جائز ہو گئی اور مغرب مزدلفہ مین نیت نماز ادا کی کرے نہ قضا کی اور تمام شب جاگتا
اس شب مین خواہ مزدلفہ مین ہو خواہ اور کہین مستحب ہے کہ یہ شب بعض کے نزدیک شب جمعہ
اور شب قدر سے افضل ہے واللہ تعالے اعلم پھر نماز فجر کی اندھیرے مین پڑھ کے امام کے
پیچھے اور قریب جیسا عرفہ مین گذرا وقوف کرے اور وقت اس وقوف کا طلوع فجر سے
طلوع آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے اگرچہ ایک لحظہ بھر بطور عبور راہ کے مزدلفہ
مین کو ہو جاوے جانے کہ یہ مزدلفہ ہے یا نجانے واجب ادا ہو جاوے گا جیسا عرفہ مین مذکور
ہوا مگر امتداد اس وقوف کا اسفار تک سنت ہے اور مزدلفہ مین رات کو رہنا بھی سنت ہے
اور یہان موقف مین درود شریف اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور اذکار
خوب پڑھے اور ہاتھ دعا مین دعا کی طرح اٹھاوے اور مزدلفہ سب کا سب موقف ہے مگر
وادی محسر کہ موقف اصحاب فیل کا ہے اگر وادی محسر مین کوئی وقوف کرے تو معتبر نہوگا
پس جب طلوع آفتاب مین قدر دو رکعت کے باقی رہے منا کو چلدے تلبیہ اور اذکار کرتا
ہوا جب بطن محسر کے کنارہ پہنچے تو دوڑ کر نکلجاوے جب بقدر پانسو پینتالیس گز کے ہوے
آہستہ چلنے لگے کہ یہ وادی پیمایش مین اسیقدر ہے اور یہ وادی نہ منا مین داخل ہے نہ
مزدلفہ مین بلکہ دونو کے بیچ مین حد فاصل ہے اگر کوئی وقوف مزدلفہ کو بیماری کے سبب کہ
ازدحام مین اندیشہ او حرج ہو خصوصا عورتین ترک کردین اور اندھیرے ہی مین امام سے پہلے
منا کو چلدے تو کچھ دینا نہین آتا اور ایسا ہی اور کوئی واجب اگر بسبب عذر کے ترک
ہو جائے تو اسپر کچھ نہین آتا مگر جو کوئی محظور بسبب عذر بیماری کے کریگا تو جنایت اسکی دینی واجب
ہوگی اور یہ قاعدہ کلیہ ہے پس جب جمرۃ العقبۃ کے پاس آوے کہ حد منا پر مکہ کیطرف
لگا ہوا ہے مگر منا مین نہین ہے اور جمرۃ الکبرے اور جمرۃ الاخری بھی اسکو کہتے ہین تو
سات کنکر اسکو مارین اور اس کنکر مارنیکو رمی کہتے ہین اور رمی آج کے دن کی اور آئندہ
دنون کی واجب ہے اور مستحب یون ہے کہ یہ سات کنکرین مزدلفہ سے اٹھالے اگر کہین

اور سے اٹھاوے بازار مین سے لے لے توبھی جائز ہے مگر جمرہ کے پاس کی کنکرین نہ اٹھاوے
کہ یہ کنکرین مردود ہین حدیث مین آیا ہے کہ جسکا حج قبول ہوتا ہے اُسکی کنکرین اٹھا لیجاتے
ہین اور جو کنکرین جمرہ کے پاس پڑی رہ جاتی ہین غیر مقبول حج کی ہوتی ہین اگر کوئی اُنکو اٹھا کر
رمی کر بھی لے تو کراہت تنزیہ جائز ہے اور باقی تریسٹھہ کنکرین جو اور دونون رمی کے کام آتی
ہین انکا مزدلفہ سے اٹھانا مستحب نہین جہان سے چاہے لے لے مگر جمرات کے پاس سے نہ
لے اور اگر ایک بڑے پتھر کو توڑ کر کنکرین بناوے تو مکروہ ہے اور وقت اس رمی کا طلوع
دسوین فجر سے آخر شب گیارہوین تک ہے اگر گیارہوین کی فجر ہوگئی اور رمی نہ کی تو دم دینا
آوے گا اور قبل طلوع فجر دسوین کے رمی صحیح نہین ہوتی اور وقت مسنون اس رمی کا
طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اور زوال سے غروب تک وقت مباح ہے اور غروب کے بعد
مکروہ اور قبل طلوع آفتاب دسوین کے بعد فجر ہونے کے بھی مکروہ ہے مگر جو ضعفا اور مریض
کو بسبب ازدحام کے سویرے اگر کرلین تو مکروہ نہین اور مکروہ ہے رمی کنکر نجس یقینی
سے اگر شک ہو کہ شاید نجس ہو تو کچھ وہم نہ کرے مگر مستحب ہے کہ دھو لے تا یقیناً پاک
ہو جاوین اور رمی پتھر اور مٹی کے ڈلے اور گارے کے گولے اور گیرو اور چونہ اور ہرتال
اور سرمہ سے اور خاک اور ریتے سے مگر ایک مٹھی مقام ایک کنکر کے شمار ہوگی جائز
ہے اور لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی سے اور فیروزہ اور یاقوت سے
اور مینگنی سے جائز نہین اگر رمی سات کنکر سے زیادہ سے کرے تو مکروہ ہے اور اگر
کم سے کریگا تو کافی نہوگا بلکہ سات پورا کرنا واجب ہوگا ورنہ جنایت دیگا اور تفصیل
جنایات کی فصل علیحدہ مین آویگی اور پے درپے کنکرین مارنی مسنون ہین واجب
نہین اور رمی نشیب مین کہڑے ہو کر کرے اوپر کی طرف سے مکروہ تنزیہی ہے اور
رمی کرنے والے اور جمرہ کے بیچمین پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ نہو زیادہ کا ڈر نہین کم اس سے
مکروہ ہے مگر جو ہاتھ سے کنکر جمرہ پر رکھ دے تو جائز نہین اور مختار یہ ہے کہ کنکر مقدار دانہ

باقلا کے ہونا مستحب ہے جو بقدر گٹھلی کے یا بڑی پتھری لیوے تو بھی جائز
ہے اور بڑے پتھر سے مکروہ ہے اور کنکر کو جس طرح پکڑ کر پھینک دے جائز ہے مگر مستحب یہ
ہے کہ انگوٹھے اور انگشت شہادت کے سرے سے پکڑ کر مارے اور اس طریق کو اصح
اور معتاد لکھا ہے اور بعض بطور عقد دس کے اور بعض مانند عقد ستر کے ناخن انگوٹھے پر
کنکر رکھکر پھینکنا مستحب کہتے ہیں اور وقت رمی کے منا کو دہنے اور کعبہ کو بائیں لیکر اللہ اکبر
کہکر ایک ایک کنکر مارے اور ہر ایک کنکر کے ساتھ تکبیر کہے اور اکٹھے کنکریں پھینکے گا
تو ایک کنکر شمار ہوگی اور جو بجائے تکبیر کے سُبْحَانَ اللهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہے تو بھی جائز ہے
اور تکبیر کے ساتھ یہ دعا حدیث میں وارد ہوئی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا جو کنکر قریب جمرہ کے گرے تو بھی جائز ہے اگر دور گرے تو صحیح نہیں اور تین ہاتھ
دور ہے اس سے کم قریب ہے اگر کنکر پھینکے اور کسی آدمی یا جانور کے کمر پر گرے اگر کمر پر سے
خود بخود کنکر ڈھلک کر قریب جمرہ کے گر پڑے تو جائز ہے اور جو دور گرے تو معتبر نہیں اگر کنکر
آپ نگرے بلکہ جانور کی حرکت سے گرے تو بھی معتبر نہیں اگرچہ قریب ہی گری ہو اس کنکر
کو پھر اعادہ کرے اور اگر شک ہو کہ خود گری ہے یا جانور کی حرکت سے گری ہے تو احتیاطاً
اعادہ کرلے اور پہلے ہی کنکر کے ساتھ تلبیہ موقوف کردے مفرد ہو یا قارن یا متمتع حج فاسد
یا صحیح ہو اگر کسی نے رمی سے پہلے سر منڈا لیا یا طواف کو رمی اور حلق اور ذبح سے پہلے
کرلیا تو بھی تلبیہ قطع کردے اور جو کسی نے رمی زوال تک نہ کی تلبیہ قطع نہ کرے جب تک
رمی نکرے مگر جو آفتاب غروب ہوا اور رمی نہیں کی تو قطع کردے اگر ذبح کو رمی سے
پہلے کیا تو مفرد قطع تلبیہ نکرے مگر قارن اور متمتع قطع کردے الحاصل بعد رمی کے یہاں
نہ ٹھہرے بلکہ اپنے مقام پر منا میں چلا آوے کہ اس دن سوائے اس جمرہ کے اور جمرات
کی رمی نہیں ہے پھر بعد رمی کے ذبح کرے اور ذبح کرنا مفرد کو مستحب ہے واجب نہیں
اضحیہ یا اور کسی طرح کا ذبح جو کچھ کرے بعد رمی کے کرے بعد ذبح کے سر منڈواوے

یا بال سر کے بقدر ایک پورے انگشت کے کتری چوتھائی سر منڈانا یا چوتھائی سر کے بال
کٹوانے وجب ہین اور سارا سر منڈانا یا سارے سر کے بال کٹوانے مستحب ہین اور پورے کی
سے کم نہ لے بلکہ زیادہ لے کیونکہ بعض بال بڑے بعضے چھوٹے ہوتے ہین اگر زیادہ لیگا تو چھوٹے
بال بھی بقدر پورے کٹجاوینگے اور سر منڈانا بہتر ہے بال کاٹنے سے اگر منڈانے سے عذر ہو
جیسا کہ آلہ حلق کا موجود نہو یا حلاق نہو یا حلق مضر ہو تو قصر متعین وجب ہوگا جو قصر نہو سکے
جیسے بال چھوٹے ہون مثلاً تو حلق متعین وجب ہوگا اور جو نورہ یا کسی اور چیز سے بال
دور کر دی یا آگ ہاڑ ڈالے یا لڑتے مین اُکھڑ جاوین تو بھی کافی ہے ارادہ سے زائل کرنا ضرور
نہین اول دہنے جانب سے منڈانا مستحب ہے اور گنجے سر اور زخمی سر پر استرہ چلا دینا
وجب ہے اگر بسبب زخمون کے استرہ نہ چلا سکے تو یہ وجب ساقط ہو جاتا ہے اور مثل
منڈانیوالیکے حلال ہو جاوے گا مگر اولےٰ یہ ہے کہ ایسا شخص آخر ایام نحر تک کہ بارہوین
تاریخ ہی حلال نہو اور پھر بعد حلق یا قصر کے لبین اور ناخن بھی لینے مستحب ہین اگر حلق سے
پہلے لے گا یا خوشبو پہلے حلق سے لگاویگا تو جزا دینی وجب ہوگی اور عورت کو حلق حرام
ہے چوتھائی سر کا قصر بقدر ایک پورے کے کرے اور سارے سر کا قصر مستحب ہے اگر جنگل میں
آلہ حلق یا قصر کا مثلاً نہ ملے تو یہ عذر معتبر نہین جب تک حلق یا قصر نہ کرلے گا حلال نہو گا پھر جب
حلق یا قصر کر لیا جو کچھ بسبب احرام کے منع ہو گیا تھا سب حلال ہو جاتا ہے مگر عورت
حلال نہین ہوتی پھر طواف بیت کا مکہ جا کر کرے اور اس طواف کا نام طواف رکن اور
طواف زیارت ہے اور یہ تیسرا فرض حج کا ہے اور نیت طواف کی اس مین بھی فرض ہے
اور چار شوط اس طواف مین فرض ہین اور سات پورے کرنے وجب ہین اور پیادہ کرنا
اگر چل سکے اور دہنی طرف سے شروع کرنا اور طہارت حدث سے اور ستر عورت
اور ایام نحر مین کر لینا بھی اس مین وجب ہے اور یہ ترتیب کہ طواف کو بعد رمی اور
حلق کے کرنا یہ سنت ہے اور یہ طواف خود کرنا فرض ہے اگرچہ کسی کی گود مین ہو نیابت

اس مین جائز نہین ہے مگر بیہوش کے واسطے نیابت درست ہے اور اس طواف کا مفسد
کوئی شئے نہین اور یہ فوت بھی نہین ہوسکتا تا بموت اور نہ اُسکا بدل دیکر ادا ہوسکے مگر جو بعد
وقوف عرفہ کے مرجاوے اور وصیت کرجاوے کہ میرا حج تمام کردیجیو تو گائے یا اونٹ ذبح
کرنا واجب ہوگا اور حج تمام ہووے گا اور اول وقت اسکا بعد طلوع صبح دسوین کی ہے اور
دسوین تاریخ مین ادا کرنا افضل ہے اور اس طرح ادا کرنا کہ ظہر دسوین کی مکہ مین آپڑے تو اولے
ہے اور فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یون ہی کیا ہے اور اگر جمعہ منا مین ہوتا ہو تو جمعہ منا مین
پڑھے اور یہ طواف آخر عمر تک صحیح ہوتا ہے جو بدون ادا کئے مرجاوے وصیت واجب ہوگی
اور گناہ تاخیر کا ذمہ پر رہیگا اگر سعی کو طواف قدوم کے ساتھ کرلیا ہو تو رمل اور ضطباع نہ کرے
اور سعی بھی نکرے اگر سعی کرلی تھی مگر رمل اور اضطباع جانکر یا بھول کر چھوڑ دیا تھا تو بھی
رمل اور ضطباع نکرے اور اگر سعی طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو تو اب اس طواف
مین تین شوط اول مین رمل کرے اور پھر سعی کرے لیکن ضطباع اس طواف مین مطلقاً
نہین ہے اور جو طواف قدوم مین رمل کیا تھا اور سعی نہ کی تھی تو اب اس طواف
مین رمل کرنا چاہیئے اگر کسی نے احرام حج باندہ کر قبل اشہر حج طواف قدوم اور سعی
کرلے تو طواف قدوم بکراہت تحریمہ معتبر ہوگیا مگر اعادہ سعی کا واجب ہے اور جو کوئی
طواف قدوم جنابت سے کرے اور رمل و سعی بھی کرلے تو اب اعادہ سعی کا واجب
ہے اور اعادہ رمل کا سنت ہے اور اگر بے وضو کیا ہو تو اعادہ سعی کا مستحب ہے الحاصل
جب طواف فرض کرچکا تو عورت بھی حلال ہو جاتی ہے اگر اس طواف کو سالہا سال
نکریگا تو عورت تا ادا اسکے حلال نہوگی اور سمجھ لے کہ محلل حلق ہے طواف نہین ہے پس
اگر کوئی طواف کو حلق سے پہلے کریگا تو کوئی چیز بھی محظورات احرام سے حلال نہوگی اگر
طواف زیارت نہ کیا اور ایام نحر نکل گئے تو دم واجب ہوگا اور جو عورت حیض سے پاک
ہوئی اور بارہوین تاریخ کے غروب آفتاب مین اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجد مین جاکر چار شوط

طواف کے کر سکے اور اس عورت نے نکیا تو دم دیگی اور جو اتنا وقت نہو تو کچھ حرج نہین اور کچھ
دینا نہین آتا اور جو عورت جانتی ہے کہ حیض آنیوالا ہے اور شروع حیض سے پہلے وقت
طواف زیارت مین چار شوط کر سکتی ہے اور نکیا اور پھر پاک حیض سے بعد ایام نحر کے ہوئی
تو بھی اپنی کاہلی پر دم دیوے گی پس بعد طواف زیارت کے دوگانہ طواف پڑھ کر منا مین
ہسٹ آوے اور رات کو منا مین رہے کہ یہ سنت ہے اور ترک اسکا مکروہ ہے پھر گیارہوین کو
بعد زوال کے تینون جمرات کو سات سات کنکر سے رمی کرے اور سنت یون ہے کہ اول جمرہ
اولے کو کہ مسجد خیف کے قریب ہے رمی کرے پھر وسطی کو پھر عقبہ کو اگر کوئی وسطی اور عقبہ
اول رمی کرے اور اولے کو پیچھے کرے تو اعادہ رمی وسطی اور عقبہ کا سنت ہے تا ترتیب
مسنون حاصل ہو جاوے اور رمی مین کنکرین پیاپے مارے اور ہر کنکر کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر
کہے اور جمرہ اولے کو رمی کر کے ذرا آگے کو بڑھ کر نرم زمین مین مستقبل قبلہ کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھا کر
دعا کرے اور ہاتھ اٹھانے یہان مثل دعا کے ہین یا ہاتھون کو مونڈھون تک اٹھا کر کف
دست دونو ہاتھ کے قبلہ کی طرف کرے اور بقدر سورہ بقر کے یا تین ربع سیپارہ کے یا
قدر بیس آیت کے جو لسنا ان تینون سے ہو سکے قیام کرے اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور
تسبیح اور استغفار اور درود شریف اور دعا کرتا ہے پھر وسطی کو اسیطرح رمی کر کے ذرا بائین
طرف کو ہو کر نرم زمین مین مستقبل قبلہ کھڑا ہو کر اسیقدر قیام مین اذکار کرتا ہے پھر عقبہ کو اسی طرح
رمی کرے اور اسکے بعد نہ ٹھہرے اور رمی پیدل کرنا اولے ہے سب جمرات کو اور یہی
مذہب مختار صاحب فتح القدیر کا ہے پھر بارہوین کو بعد زوال کے اسی طرح تینون جمرات
کو رمی کرے اور سب امور مذکورہ کی رعایت رکھے پھر تیرہوین کو بھی بعد زوال کے اسی طرح
تینون کی رمی کرے اگر تیرہوین تاریخ کو زوال سے پہلے رمی کرلے تو بکراہت تنزیہ جائز
ہے اور گیارہوین بارہوین کو قبل زوال جائز ہی نہین ہے اور جب سورج گیارہوین
کا غروب ہو تو پھر طلوع صبح بارہوین تک وقت مکروہ ہے اگر فجر بارہوین کی طلوع ہوئی تو وقت

گیارہوین کی رمی کا قضا ہوگیا اس رمی گیارہوین کی کو بھی بارہوین کی رمی کے ساتھ قضا کرلے اور جزا دی اور ایسا ہی بارہوین کا حال ہے مگر جب تیرہوین کا آفتاب غروب ہو تو اب وقت رمی کا باقی نہین رہتا تدارک قضا بلکہ دم واجب ہوگا الغرض قبل غروب آفتاب تیرہوین کے جس روز کی رمی متروک ہوئی ہو قضا کرلے بعد غروب اس روز کے قضا نہین ہوسکتی جو کوئی بارہوین کی رمی کرکے قبل غروب آفتاب بارہوین کے منا سے چلا آوے تو رمی تیرہوین کی اُسکے ذمہ پر واجب نہین ہوتی اور چلا آنا بھی جائز ہے بلاکراہت اور بعد غروب آفتاب بارہوین کے پہلے فجر ہونے تیرہوین سے آنا بکراہت جائز ہے اور رمی واجب نہین ہوتی مگر جو فجر تیرہوین کی منا مین ہوگئی تو رمی تیرہوین کی واجب ہوتی ہے اگر بدون کئے چلا آویگا تو دم واجب ہوگا اور اسمین مکہ والے اور باہر والے سب برابر ہین اگر کوئی اِن دنون مین اسباب مکہ کو بھیجدے اور آپ منا مین رہے یا اسباب منا مین چھوڑ کر عرفات پر جاوے تو مکروہ ہے مگر صاحب بحرالرائق نے لکھا ہے کہ جو اسباب کی طرف سے امن ہو اور شغل قلب نہو تو مکروہ نہین ہے کیونکہ یہ کراہت بسبب تعلق قلب کے ہے اور ایسا ہی اپنی چیز پیچھے رکھنے نماز مین یا اور عبادت مین مکروہ ہے اگر فکر اس کا لگا رہے کیونکہ عبادت مین فراغ قلب چاہیئے لیکن منا مین ٹہرنا اور تیرہوین کی رمی کرنی اولے ہے پھر جب مکہ مین آوے تو سنت ہے کہ اول محصب مین کہ فنا مکہ ہے ٹہر کر دعا کرے اگرچہ ایک ساعت ہی کو ٹھرے مگر کمال سنت یہ ہے کہ ظہر عصر مغرب عشا وہین پڑھے اور پھر ذرا لیٹ جاوے اور پھر مکہ مین آوے پھر جب عزم سفر ہو طواف صدر کرے سات شوط بلا رمل اور سعی کے مگر جو پہلے سعی نکی ہو تو اب رمل اور سعی بھی کرلے کہ سعی موقت نہین ہے اور یہ طواف باہر والون کے حق مین واجب ہے اگر بدون کئے چلا گیا تو جب تک میقات سے نہین نکلا ہے لوٹ کر آنا اور طواف صدر کرنا اسپر واجب ہے جو میقات سے نکل گیا تو مختار ہے چاہے ذبح کرے اور یہ اولے ہے کہ نفع فقرا ہے اور چاہے احرام عمرہ کا باندھ کر آوے اور اول عمرہ بجا لاکر پھر

طواف صدر کرکے چلا جاوے اور اس تاخیر کے سبب کچھہ دینا نہین آتا مگر بدون احرام باندہے نہ آوے اس واسطے کہ جب میقات سے نکل گیا تو اب مکہ مین بغیر احرام آنا حرام ہے اور اول وقت اس طواف کا بعد طواف زیارت کے ہے جو عزم سفر ہو پس اگر ارادہ سفر کا تھا اور طواف صدر کرکے قیام ہوگیا تو طواف صدر ادا ہو گیا اور اخر وقت اسکا معین نہین جب چاہے کرلے اگرچہ برس روز تک مکہ مین رہے مگر مستحب یون ہے کہ جب مکہ سے چلنے لگے جب اس طواف کو کرکے چلے تا آخر عہد بیت اللہ سے ہو اور اگر طواف کرکے قیام ہوگیا تو بھی چلتے کیوقت اعادہ طواف کا مستحب ہے اور جو کوئی نیت توطن مکہ کی یا حوالی مکہ داخل میقات کی بارہوین تاریخ ذی الحجہ سے پہلے کرلے اُسکے ذمہ سے یہ طواف ساقط ہوجاتا ہے اور اگر بارہوین کو یا بعد بارہوین کے نیت توطن کی کی تو ساقط نہین ہوتا لیکن اس طواف کا کرلینا اس متوطن کو اور ملی کو اور داخل میقات رہنے والون کو بھی مستحب ہے اور اگر بعد توطن کے جانے لگے تو طواف صدر عود نہین کرتا جیسا مکہ والا اگر کہین جاوے تو اُسپر واجب نہین ہوتا اور اگر کوئی اقامت مکہ کی نیت کرے مگر نیت توطن کی نہین ہے تو طواف صدر ساقط نہین ہوتا اگرچہ سالہا سال رہے اب سمجھہ لے کہ طواف مین مطلق نیت کافی ہے تعین کرنا کہ فلانا طواف کرتا ہون ضرور نہین سو جو کوئی وقت داخل ہونے مکہ کے طواف کرے اور طواف قدوم کی نیت نہین ہے تو طواف قدوم ادا ہوا اور جو ایام نحر مین طواف نفل کیا تو طواف زیارت ادا ہوا اگر وقت عزم سفر کے طواف نفل کیا تو طواف صدر ادا ہوگیا پس بعد طواف صدر کے دوگانہ طواف پڑہ کے مستقبل قبلہ ہوکر زمزم خوب پیٹ بھرکر کئی سانس لیکر پیوے اور ہر سانس مین بیت اللہ کی طرف دیکھے اور زمزم چہرہ اور سر اور بدن کو ملے اور ہوسکے تو بدن پر بھی ڈالے اور پھر دہلی کو کہ زمین سے کُچھہ اُبہری ہوئی ہے بوسہ دے اور سینہ اور دہنا رخسار ملتزم کو لگا کر دہنا ہاتہ اوپر کو اٹھا کر پردہ بیت کا پکڑے جیسا غلام ذلیل اپنے مولٰے کے کپڑے کو پکڑتا ہے اور اگر پردہ تک ہاتہ نہ پہنچے تو دونو ہاتہ سر کے اوپر کو اٹھا کر دیوار پر سیدہی کہڑے کرکے پھیلاوے غرض جسطرح ہوسکے ایک

ایک ساعت یہان تکبیر تہلیل اور درود استغفار کرے اور گڑگڑا کر خوب خشوع کے ساتھ دعا بہت کوشش
سے کرے اور بہت روے اگر رونا نہ آوے تکلف رونا لاوے پھر استلام حجر کا کرکے الٹے پانو
بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہوا روتا ہوا پھرے یہانتک کہ مسجد سے باہر آوے واللہ اعلم۔ تتمہ مسائل
متفرقہ اس فصل کا جو شخص مکہ مین نہ آیا اور ادہر اودہر عرفات پر چلا گیا تو طواف قدوم اسپر سے
ساقط ہوگا اور بسبب ترک سنت کے گناہ ہوگا اور وقت عرفہ کا بعد زوال نوین تاریخ کے ہے
دسوین تاریخ کے فجر ہونے تک اگر اس بیچ مین ایک ساعت کو بھی عرفات مین آجاوے اگرچہ
سوتا ہوا گذر جاوے یا بیہوشی مین یا دوڑتا ہوا تو فرض وقوف ادا ہو جائیگا جو کوئی عرفات پر
بیہوش ہوگیا اور احرام نہین باندہا تھا اگر کسی نے اُس کی طرف سے احرام حج کر لیا تو وقوف اُسکا
ہوگیا اور احرام غیر کا اُسکی طرف سے باندہنا اسواسطے شرط ہے کہ وقوف بے احرام معتبر نہین
ہے اور چونکہ نیت حج اُس سے پائی گئی ہے کہ حج کو آیا تھا نیابت ہوسکتی ہے اور اغما والے
کی طرف سے نیت کرکے تلبیہ کہہ لے پس وہ محرم ہوجاویگا اور کپڑے اُسکے نکالنے ضرور نہین
ہین اگر مغمی سے کوئی محظور احرام ہوگیا تو جزا مغمی پر ہوگی اور مغمی کی طرف سے احرام ہوسکتا
ہے اگرچہ اس کی طرف سے احرام کرنے والا اپنا احرام بھی باندہے ہوئے ہو اور جو شخص اپنے اور
مغمی کی طرف سے محرم ہو اگر کوئی محظور اُس سے ہوجاوے تو ایک ہی جزا دینی آوے گی پھر جب
مغمی کو ہوش آوے باقی افعال آپ ادا کرے اور اگر اغما برابر چلا جاوے تو اُس ہی شخص کی
مباشرت جس نے اس کی طرف سے احرام کیا ہے کافی ہوگی مغمی کو مشاہد مین یعنے طواف وغیرہ
مین لیجانا ضرور نہین مگر اُسکا لے جانا اولے ہے مگر مباشر اپنا طواف اور سعی اور جدی کرے ایک
فعل دونو کو کافی نہوگا اور جو اغما بعد احرام کے ہو تو اُسکو وقوف اور طواف وغیرہ مشاہد مین
لیکر پھرنا چاہئے اور جب اُس کو اٹھا کر طواف کرین تو اٹھانیوالیکو نیت طواف کرنے شرط ہے
ایک طواف دونون کی طرف سے کافی ہوگا اور اگر بعد احرام کے مجنون ہوگیا تو رفیق اُسکے اُسکو
ساتھ لیکر مباشر افعال حج ہووین ایسا ہی اگر قبل احرام مجنون ہو تو اُسکی طرف سے احرام باندہ کر

اسکو ساتھ لیکر مباشر افعال حج ہوں اور یہ بچہ غیر ممیز کیطرف سے ولی اسکا احرام باندہے اور لڑکا غافل
مثل بالغوں کے سب کام کرے اور جس سے وقوف عرفہ فوت ہوگیا اسکا حج اس سال فوت
ہوا سو وہ شخص اگر مفرد ہے تو طواف اور سعی کر کے سر منڈا کر حلال ہوجاوے اور اگلے سال
حج ادا کرے اور اسکو دم دینا نہیں آتا اور اگر قارن ہے سو اگر عمرہ ادا کر چکا تھا تو مثل مفرد کے
طواف سعی کر کے حلال ہوجاوے اور جو عمرہ بھی ادا نہیں کیا تو اول عمرہ ادا کرے پھر دوسرا
طواف سعی کر کے حلال ہووے اور دم قران ساقط ہوگیا اور جو متمتع ہے تو اسکا تمتع باطل
ہوگیا پھر سال آیندہ حج کرلیوے اور عورت مرد کی طرح حج کرے مگر سر کو نہ کھولے چہرہ کھلا رکھے
اور چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکانا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے سو یہ اجنبی کے سامنے واجب ہے ورنہ مستحب ہے
اور تلبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ ایسا کہے کہ آپ ہی سنے اور رمل اور اضطباع نکرے اور درمیان
میلین کے سعی میں نہ دوڑے بلکہ اپنی چال چلے اور حلق نکرے بلکہ قصر کرے اور سلا کپڑا پہنی
سے ہے مگر زعفران اور کسنبہ کا رنگا نہو اگر ان سے رنگا ہوا ہو تو دہولے اور موزہ اور زیور پہننی ہے
اور دستانے پہننے جائز ہیں مگر ترک اولے ہے اور ازدحام میں نزدیک حجر اسود کے اور صفا مروہ
پر نہ جاوے اور دوگانہ طواف کا ازدحام میں مقام کے پاس نہ پڑھے اور خنثی مشکل عورت
کی طرح حج کرے اور حیض کسی فعل سے حج کے نہیں روکتا مگر طواف حیض میں نکرے اور جو
حیض کے عذر سے طواف زیارت ایام نحر سے موخر ہوگیا تو کچھ حرج نہیں اور دم واجب
نہیں ہوگا اور اگر سعی طواف قدوم کے ساتھ نکی ہو تو سعی کو بھی موقوف رکھے بعد پاک ہونیکے
طواف کے ساتھ کرے اور جسکو احرام سے پہلے حیض آجائے وہ نہا کر احرام باندہ لے اور یہ
نہانا ستھرائی کے واسطے ہے اور سوائے طواف اور سعی کے سب کچھ کرے اور جو حیض بعد وقوف
اور طواف زیارت کے آوے تو طواف صدر ساقط ہوجاتا ہے اور دم بھی واجب نہیں ہوتا
مگر جو توقف کرے اور پاک ہو کر طواف صدر کر کے جاوے تو بہتر ہے اور نفاس سب
مسئلوں میں مانند حیض کے ہے اور مکہ میں چند موضع ہیں جہاں دعا قبول ہوتی ہے حضرت

حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے نامہ مین جو اہل مکہ کو لکہا تھا ان مواقع کو لکہا ہے
وہ یہ ہین مطاف مین یعنے جہان طواف کرتے ہین ملتزم کے پاس اور بیت کے اندر اور
میزاب کے نیچے اور خلف مقام مین اور زمزم کے پاس اور صفا اور مروہ پر اور سعی کی جگھہ
اور منا مین اور عرفات پر اور مزدلفہ مین اور نزدیک جمار کے یہ پندرہ مواقع تو حضرت حسن
بصری کے نامہ سے ثابت ہوئے سوائے انکے اور بھی مواقع ہین چنانچہ وقت رویت کعبہ
کے اور نزدیک رکن یمانی کے اور مابین رکنین کے واللہ اعلم بالصواب۔

فصل عمرہ کے بیان مین

جان لے کہ عمرہ ساری عمر مین ایک بار کرنا سنت موکدہ ہے اور عمرہ رمضان کا اور دنون کے
عمرہ سے افضل ہے کہ ثواب عمرہ رمضان کا برابر حج کے ہے بلکہ مسلم نے روایت کیا ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ رمضان کا برابر اس حج کے ہے کہ میرے ساتھ کیا ہو اور
نوین دسوین گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذی الحجہ کو عمرہ لانا مکروہ تحریمی ہے اگر پہلا احرام
بندہا ہوا ہو اور ان دنون مین عمرہ کرے تو مکروہ نہین جیسا جسکا حج فوت ہوا ہو وہ اندنون
مین فعال عمرہ بجا لاکر حلال ہو اور مکہ والون کو اور جو شخص مکہ والونکے حکم مین ہے یعنے اہل
میقات رہنے والا اور جو شخص کہ پہلے اشہر حج سے مقیم مکہ ہے انکو عمرہ لانا اشہر حج مین مکروہ ہی
جو اسی سال مین حج کرنا چاہے اور اگر اس سال مین حج نکرے تو عمرہ شہر حج مین ان سب
کو بھی مکروہ نہین ہے اور طریق عمرہ کا یہ ہے کہ میقات سے احرام باندہ کر رمل اور اضطباع
کے ساتھ طواف کرے اور اول استلام کے ساتھ تلبیہ قطع کردے اور دوگانہ طواف ادا
کرکے پھر استلام حجر اسود کا کرکے سعی درمیان صفا مروہ کے کرے اور سر منڈاوے یا قصر کری
سو عمرہ مین احرام اور چار شوط طواف کی فرض ہین اور سات شوط پورے کرنے اور سعی اور
حلق واجب ہے اور باقی سنت اور آداب ہین اور احرام اور طواف اور سعی جیسا حج مین
مذکور ہوا ایسا ہی عمرہ مین ہے اور سب احکام ان کے فصل اول سے بعینہ دریافت کیجیے

اور عمرہ مانند حج کے ہے مگر چند امور ہین کہ عمرہ فرض نہین حج فرض ہے حج موقت ہے عمرہ
موقت نہین ہمیشہ ہو سکتا ہے اور عمرہ مین وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی اور جمع دو
نماز اور خطبہ اور طواف قدوم اور طواف صدر نہین ہے اور عمرہ کے فاسد کرنیسے یا جنابت مین
طواف کرنے سے بکری کافی ہے بخلاف حج کے چنانچہ معلوم ہوگا اور بیان میقات کا فصل اول مین
ہو چکا واللہ اعلم

فصل قران کے بیان مین

جان لو کہ حنفیون کے نزدیک قران تمتع سے افضل ہے اور مکی اور داخل میقات رہنے والے کو
اور جو شخص قبل اشہر حج مقیم مکہ ہو اسکو قران جائز نہین اور طریق اسکا یہ ہے کہ احرام باندہے اشہر
حج مین اور بعد دوگانہ کے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ
اور پھر بہ نیت حج اور عمرہ کے تلبیہ کہے اور باقی طرز احرام سب وہی ہے کہ مفرد مین گذرا اور اگر قبل
اشہر حج احرام باندہے تو بھی بکراہت تحریمی قران ہو جاتا ہے پھر جب طواف کرے تو اول طواف
عمرہ کا کرے رمل اور اضطباع کے ساتھ پھر سعی عمرہ کی کرے اور حلق نکرے کہ احرام حج مین ہے
اگر حلق کر بھی لیا تو بھی حلال نہوگا اور دو دم جنایت دو احرام کے دینی واجب ہونگی اور بعد
سعی عمرہ کے پھر اگر طواف قدوم رمل اور اضطباع کے ساتھ کر کے سعی کرے اور قارنکو سعی طواف
قدوم کے ساتھ کرلینی افضل ہے خلاف مفرد کے اور اگر سعی بعد طواف زیارت کے منظور
ہو تو طواف قدوم مین رمل اور اضطباع نکرے اور باقی سب مسائل کہ فصل اول مین مذکور
ہوئے یہان بھی ویسے ہی ہین اور قارن کو اول طواف عمرہ واجب ہے اگر اول طواف مین
قدوم کی نیت کرلی تو بھی یہ طواف عمرہ ہے کا ہوگا اور اگر کوئی اول دو طواف کرلے ایک
عمرہ کا اور دوسرا قدوم کا اور پھر دو سعی کرے ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی تو بھی قران
جائز ہوتا ہے اور دم جنایت نہین آتا مگر گنہگار ہوتا ہے پھر جب رمی جمرۃ العقبۃ کی دسوین
تاریخ کو کرے تو ذبح کرنا اسپر واجب ہے اور اس دم کو دم قران اور دم شکر کہتے ہین ایک
بکری یا ساتوان حصہ گائے یا اونٹ کا بشرایط اضحیہ کرنا چاہیئے اور سب شریک بارادہ قربت

بارادۂ قربت ذبح کرین اگرچہ قربات مختلف ہون مثلاً کوئی قران کا حصہ لے کوئی اضحیہ کوئی نذر کا کوئی نفل کا اگر کوئی بھی گوشت کہانے کو حصہ لیوے گا کسیکی طرف سے بھی ادا نہوگا جیسا اضحیہ مین ہے اور اضحیہ قایم مقام اس دم کے نہین ہوسکتا اور چاہیے کہ اس دم مین تعیین نیت دم قران کی کرلے تا دم جنایت دم نفل سے جدا ہوجاوے مطلق ذبح کی نیت نکرے اور کہانا اس کا قارن کو بھی جائز ہے مگر تین حصہ کرکے ایک صدقہ کرنا اور ایک ہدیہ احباب کرنا مستحب ہے اور قارن کو ان تین چیز مین ترتیب واجب ہے اول رمی پھر ذبح پھر حلق اور طواف مین ترتیب واجب نہین ہے اگر اول یا اخیر یا بیچ مین تینون کے کرلے جائز ہے مگر سنت یہ ہے کہ طواف بعد حلق کے کرے اور مفرد پر ذبح واجب نہین مگر رمی اور حلق مین اسکو بھی ترتیب واجب ہے اگر قارن کے پاس اتنا نفقہ نہو کہ دم خرید کر اسقدر بچ رہے کہ گھر تک پہنچا دے اور اُسکے ملک مین بھی نہو تو دس روزے رکھے تین روزے تو ان مین سے دسوین سے پہلے رکھ لے اگر متتابع رکھے افضل ہے اور متفرق بھی جائز ہین اگر ساتوین اٹھوین نوین کو رکھے تو بہتر ہے وقت اشہر حج مین بعد احرام عمرہ قران کے جب چاہے رکھدے جائز ہے لیکن جو خوف ہو کہ روزہ سے ضعف ہوگا اور وقوف عرفہ مین قصور ہوگا تو نوین سے پہلے ہی فارغ ہولینا افضل ہے بلکہ ایسے شخص کو عرفہ کا روزہ مکروہ ہے اور سات روزے باقی بعد ایام تشریق کے مکہ مین یا جہان چاہے رکھدے ان سات مین بھی تتابع افضل ہے اور متفرق بھی جائز ہین اور ایام تشریق مین جو روزہ رکھیگا صحیح نہوگا اگر تین روزے اول کے فوت ہوے اور نوین تاریخ گذر گئی تو دم متعین ہوگیا اگر مقدور نہو تو بعد رمی کے حلق کرکے حلال ہوجاوے اور دو دم اُسکے ذمہ پر واجب رہینگے ایک دم قران کا دوسرا ذبح سے پہلے حلال ہونیکا اور جو کوئی ایام نحر سے پہلے یا ایام نحر مین حلق سے پہلے دم پر قادر ہوجاوے تو حکم صوم کا باطل ہوگا اور ذبح کرنا واجب ہوگا اور اگر بعد ایام نحر کے یا ایام نحر مین بعد حلق کے قادر ہو تو باقی سات روزے ہی رکھے اور دم کو چاہے سو کرے اگر کسی نے باوجود دم کے اول کے تین روزے رکھے جو دم یوم نحر تک باقی رہے تو دم ہی واجب ہوگا

صوم کافی نہیں اور اگر قبل وقت ذبح کے دم ہلاک ہوگیا تو روزے معتبر ہین - اگر کسی نے اول احرام فقط عمرہ کا باندھا پھر چار شوط طواف عمرہ سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو بھی قران ہوگیا اور اگر چار شوط طواف عمرہ کے کرکے احرام حج کیا ہو تو قران نہوگا اور جو احرام حج باندھکر پہلے طواف قدوم سے احرام عمرہ کا باندھا اگرچہ اس طرح کرنا اچھا نہین ہے مگر قران ہوگیا باقی تفصیل مطولات سے دریافت کرے واللہ تعالے اعلم ؎

فصل تمتع کے بیان مین

حنفیون کے مذہب مین تمتع افراد سے اولے ہے آور مکی کو اور داخل میقات رہنے والے کو اور جو کوئی پہلے شہر حج سے مکہ مین حلال ہوکر رہتا ہے اسکو تمتع جائز نہین اور جو کوئی مثلاً رمضان مین احرام عمرہ باندھ کر مکہ مین گیا اور عمرہ نکیا جب شوال شروع ہوا عمرہ بجالایا پھر اسی سال مین حج کیا تو تمتع ہو جاویگا اور یہی حیلہ ہے جو شخص پہلے اشہر حج سے مکہ مین جاوے اور تمتع کرنا چاہے کہ احرام باندھ جاوے مگر طواف عمرہ نکرے جب تک اشہر حج شروع نہولیوین آور تمتع کی صحیح ہونیکی چند شروط ہین ایک یہ کہ عمرہ یا اکثر شوط طواف عمرہ کے اشہر حج مین کیئے ہون اگرچہ احرام شہر حج سے پہلے باندھا ہو جیسے مثلاً کسی نے قریب غروب آفتاب تیسوین رمضان کے احرام عمرہ کیا اور طواف عمرہ کا ایک دو شوط کیا تھا کہ آفتاب غروب ہوگیا تو باقی شوط عمرہ کے پہلی شب شوال مین داخل ہوئے شرط دوسری یہ کہ احرام عمرہ کا حج کے احرام سے پہلے ہو تیسرے پہلے احرام حج سے اکثر طواف عمرہ کرلیا ہو چوتھے عمرہ یا حج کو فاسد نہ کرے اگر ایک کو بھی فاسد کردیا تمتع باطل ہوا پانچوین دونو کو ایک سال مین ادا کرے چھٹے بعد عمرہ اشہر حج کے مکہ مین تو طن نکیا ہو ساتوین دونو کو ایک سفر مین ادا کرے اور طریق تمتع کا یہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا لاکر اشہر حج مین عمرہ بجالاوے بعینہ جیسا فصل عمرہ مین معلوم ہوا پھر حلق کرکے مکہ مین یا جہان چاہے سوائے وطن کے حلال ہوکر رہے پھر احرام حج کا اپنے میقات سے باندھ کر حج کرے اور جو مکہ مین مقیم ہو اٹھوین تاریخ کو احرام باندھ کرمنے کو جاوے اور اٹھوین سے پہلے باندھنا افضل ہے پھر جیسا افراد مین ذکر ہوا

بعینہ اسی طرح حج کرے اور طواف زیارت مین رمل کرے اور اضطباع نکرے اور پھر سعی کرے
اور متمتع پر طواف قدوم نہین ہے اور جو متمتع بعد احرام حج کے طواف نفل کرے اور اُس مین
رمل اور سعی کر لے تو طواف زیارت مین رمل اور سعی کرے اور پھر متمتع مثل قارن کے بعد رمی
کے ذبح کرے اگر قادر نہو دس روزے رکھے جیسا فصل قران مین ذکر ہوا اور جان لے کہ
متمتع کرنیوالا اگر اپنے ساتھ ہدے بھی لایا ہو اور یہ افضل ہے تو مستحب ہے کہ وہ یون کرے
کہ اول احرام عمرہ کا باندہے پھر ہدی کو ہانکے اور ساتھ لیچلے اور ہانکنا پیچھے سے بہتر ہے آگی
کو کھینچنے سے مگر جو ہانکنے سے نہ چلے تو مضایقہ نہین اور ہدی کہتے ہین اُس جانور کو کہ حرم
مین ذبح کرنے کو بہ نیت عبادت اور ثواب لے جاتے ہین گاے ہو یا اونٹ بکری ہو یا بھیڑ
اور بدنہ خاص گاے یا اونٹ ہی کو بولتے ہین سو اگر ہدی بدنہ ہو تو قلادہ بھی اُس کے گلے
مین ڈالے اور قلادہ یہ ہے کہ ٹکڑا جوتی یا زنبیل کا یا کچہ اور چیز صوف یا بالون کی رسی مین باندہکر
جانور کے گلے مین لٹکا دے اور شعار کرے یعنے اسفل کوہان کو بائین طرف سے شق کرے
ایسا کہ فقط کہال چیرے گوشت تک نہ پہنچے اور خون اُس مین سے نکلے اُس سے اُس
جانور کا کوہان رنگ دے اور اشعار مستحب ہے مگر جسکو نہ آوے تو اُسکو مکروہ ہے اور پھر
عمرہ ادا کرے اور بعد عمرہ کے حلال نہو مگر حلق یا قصر کر بھی لیگا حلال نہو گا دم جنایت دینا
واجب ہو گا اور احرام عمرہ باقی رہیگا اگر کوئی جنایت کریگا جزا اُسکی دینی ہو گی پھر احرام
حج کا باندہ کر حج ادا کرے جیسا مذکور ہوا اور بعد رمی کے ذبح کر کے حلق یا قصر کرے اب
دونو احرامون سے نکل آیا اب جان لے کہ یہ متمتع جو ہدی لایا ہے بعد احرام کے باندہنے
کے اور قارن اور جو متمتع کہ ہدی نہین لایا مگر بعد عمرہ کے حلال نہوا اور دوسرا احرام حج کا باندہ لیا
یہ تینون شخص دو احرام مین ہوتے ہین اگر ان سے کوئی جنایت ہو گی تو مفرد سے دونی
جزا دینگے کیونکہ مفرد پر ایک احرام ہے اور ان پر دو احرام ہین اور متمتع بدون سوق
ہدی کا جب بعد ادا عمرہ کے حلال ہوا اور پھر احرام حج کا باندہا تو مثل مفرد کے ایک احرام حج

مین ہے جزا رجنایت ایک ہی دیگا مانند مفرد کے اور متمتع سوق ہدی والا جب حلق کرلیتا
ہے تو عمرہ سے بالکل نکل آتا ہے عورت کے حق مین بھی مگر حج کے احرام سے حق عورت مین
حلال نہین ہوتا جب تک طواف زیارت نہ کرلیوے اور قارن بعد حلق کے احرام عمرہ
سے بھی حق عورت مین حلال نہین ہوتا پس اگر متمتع بعد حلق کے طواف سے پہلے جماع
کرے ایک جزا دے اور جو قارن کرے دو جزا دیوے اور حلق سے پہلے دو نو دو جنایت
کی جزا دینگے جس نے اشہر حج مین عمرہ کیا بدون سوق ہدی کے اور قبل سر منڈانے کے
وطن چلا گیا اور پھر حرم مین آکر سر منڈایا اگر اس سال مین حج کریگا تمتع ہوگا اور حکما سفر
واحد گنا جاویگا اور جو وطن جاکر سر منڈالیا تو دم دینا آویگا کہ حلق حرم مین واجب ہے جو پھر
آکر اس سال مین حج کریگا تو تمتع نہین ہوگا ایسا ہی جو سر منڈا کر جاوے اور پھر آکر اس
سال مین حج کرے تو تمتع نہین ہوگا اور سوق ہدی کا متمتع اگر چلا جاوے اور پھر آوے تو
بھی سفر واحد ہے حکما اور متمتع ہے اور قارن اگر وطن ہو آویگا تو قران باطل نہوگا واللہ اعلم

فصل جنایات کے بیان مین

جان لے کہ جنایت کا فورا ادا کرنا واجب نہین مگر جب ظن غالب آخر عمر ہو کہ خوف فوت ہو گیا
ہو تو فورا ادا کرنا چاہیئے تاخیر مین گناہ ہوگا اور وصیت جنایت کی واجب ہوگی اور بدون
وصیت کے سوائے صوم مین جو وارث تبرع کردین تو بھی ادا ہو جاتا ہے اور جنایت جان کر
کرنا یا بھول کے یا خطا سے مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو زبردستی سے کسیکی کرے یا خواہش سے
سوتے یا جاگتے یا نشہ مین یا اغما مین تنگدستی اور فراخی مین آپ کرے یا کہکے کراوے
سب برابر ہے بہر حال جزا واجب ہوگی اور عوام جو بعض امر جنایت کا جان کر کرتے ہین
کہ فدیہ دیدینگے تو یہ سخت گناہ ہے اور جنایت عمد کا فدیہ دینے سے گناہ معاف نہین ہوتا
اور اُنکا حج مبرور نہین ہوتا یہ ایسا ہے جیسا کوئی کہے کہ مین زنا کرتا ہون حد کہا کے پاک ہو جاونگا
اور جس جگہ لفظ دم کا بولا جاتا ہے تو ذبح کرنا بکرا بہیڑ یا ساتوان حصہ گائے اونٹ کا

بشرط صحیحہ مراد ہے اور سارا اونٹ یا ساری گائی سوائے دو جنابت کے کہین واجب
نہین ہوتا ایک تو جنابت یا حیض یا نفاس مین طواف زیارت کرنا دوسرا بعد وقوف عرفہ
کے قبل حلق جماع کرنا اور صدقہ جہان مطلق بولا جاتا ہے تو نصف صاع گیہون یا ایک صاع
جو مانند صدقہ فطر کے مراد ہوتی ہے اور جس جگہہ کچھہ قدر صدقہ کے ذکر ہو وہان اُسی قدر
ہوتا ہے اور اگر کوئی ممنوع احرام عذر سے بھی کر لیگا تو جزاء دینی واجب ہوگی اور اگر
کوئی واجب عذر سے ترک کیا تو جزاء دینی نہین آتی اور جو بے عذر چھوڑ دیا تو جنایت
واجب ہوگی اور لڑکے محرم پر کفارہ نہین ہوتا پس جو محرم بالغ اپنے پورے عضو کبیر
کو جیسا ران یا پنڈلی یا چہرہ مثلاً مطیب کرے یعنے خوشبودار چیز مین جیسا کہ
زعفران ساری عضو کو لگا دے اگرچہ لمحہ بھر لگا رکھے تو دم دے اگر پورا عضو نہو
اگرچہ اکثر ہو تو دم نہین آتا بلکہ صدقہ دے اور ایسا ہی جو چھوٹا عضو ہو جیسا کان مثلاً
تو بھی صدقہ دے اور خوشبو یا پھل خوشبو کا سونگھنا مکروہ ہے مگر کفارہ کچھہ نہین اور
اگر قبل احرام عضو کو مُطیّب کیا اور بعد احرام کے اس عضو سے دوسرا عضو مطیب ہوگیا
تو بھی کچھہ ڈر نہین ہے اور جو محرم غیر کے عضو کو مطیب کر دے یا سیا ہوا کپڑا پہنا دے
تو اُس پر کچھہ نہین مگر جو شخص لگوانے والا محرم ہوگا تو وہ کفارہ دے گا اگر زعفران بغیر کسی
چیز کے ملاے اور بدون پکائے چبایا جو زعفران اتنا ہو کہ اکثر اجزا مین منہ کے لگے تو
دم دیگا ورنہ صدقہ دیگا اور جو کوئی تھوڑا تھوڑا کئے عضو کو مطیب کرے اگر جمع کرنے سے
اتنا ہو کہ ایک عضو ان اعضاء مطیبہ سے پورا ہو جائے تو دم دے ورنہ صدقہ دے
اور جو ایک جگہہ بیٹھہ کر سارا بدن مطیب کیا تو ایک ہی دم دینا ہوگا اور جو کئی مجلس مین
کیا تو ہر مجلس کا کفارہ جدا دیگا اگرچہ ایک دفعہ کا کفارہ پہلے دیدیا ہو اور جو کوئی جنایت
کرکے کفارہ دیدے اور وہ جنایت ابتک مستمر ہے موقوف نہین کی تو دوسرا
کفارہ واجب ہوگا اگر کپڑا خوشبو کی چیز مین بھرا ہوا پہنے اگر خوشبو بہت ہے مگر بالشت

در بالشت سے کم مین لگی ہوی ہے یا خوشبو تھوڑی سے مگر بالشت در بالشت سے
زیادہ مین لگی ہے تو ایسے کپڑیکو جو ساری دن یا ساری رات پہنے رہے تو دم دے
اور تھوڑی خوشبو جو بالشت در بالشت سے کم مین لگی ہو تو صدقہ دے اور ایکدن
سے کم مین بھی صدقہ ہی ہے اور یہ کپڑا مطیب اگر سلا ہوا بھی ہو تو دوسرا دم سلای کا دینا
ہو گا اگرچہ چادر کے یا تہمد کے کنارہ مین کافور مشک وغیرہ کوئی خوشبو کو باندہے اگر کثیر
ہے تو دم دے اور قلیل ہو تو صدقہ جو ساری سر کو حنا سے خضاب کیا جو پتلا پتلا
لگایا تو ایک دم دے اور جو سخت لیپا تو دو دم دے ایک استعمال طیب کا
دوسرا سر ڈہانکنے کا اگر سارے دن لگا ئے رکہے اور جو دن سے کم رکہا تو ایک دم
اور ایک صدقہ ہو گا یہ مرد کا مسئلہ ہے اور عورت پر ایک ہی دم ہے کیونکہ سر ڈہانکنا
اُسکو جائز ہے جو زیتون کا تیل یا تل کا تیل سارے بڑے عضو کو لگا دے اگرچہ تھوڑی
دیر لگایا ہووے تو دم دے اور کم مین عضو سے صدقہ دے اور جو کہا وے یا ناک مین
ٹپکا وے یا زخم مین لگایا تو کچھ نہین نہ دم نہ صدقہ جو مشک یا عنبر یا زعفران مثلاً جو چیز
خود خوشبو ہو استعمال کرے اگرچہ دوا ہو تو قلیل مین صدقہ اور کثیر مین دم دے اور اعتبار
قلت اور کثرت کا عرف پر ہے اور جو بے پکے کہانے مین ملا ہوا کہایا تو کچھ نہین اگرچہ غالب
ہو اور جو پکا ہوا نہو تو اگر خوشبو کی چیز غالب ہے اگرچہ خوشبو نہ دے تو دم واجب ہے اور
جو مغلوب ہو اگرچہ بو خوب دے تو کچھ نہین نہ دم نہ صدقہ مگر مکروہ ہے اگر خوشبو پینے کی
چیز مین ملا دے اگر غالب ہے تو دم دے اور اگر مغلوب ہے تو صدقہ دے مگر جو مغلوب کو
مکرر استعمال کرے تو دم واجب ہے اور جو سلا کپڑا پہنا اُس کپڑے کے پہننے کی طرح یا سر ڈہکا
جس سے سر ڈہکتے ہین تو دو نو صورت مین دن کامل یا رات کامل مین دم دے اور اس سے
کم مین اگرچہ گھنٹہ بھر ہو تو صدقہ دے نصف صاع اور گھنٹہ سے کم مین ایک مشت
گندم دے اور دن سے زیادہ مین ایک ہی دم ہے اگرچہ کئی دن پہنے رہے اور جو

رات کو نکالے اس نیت سے کہ دن کو پھر پہنون گا اور اسی طرح نکالا کرے اور فجر کو پہنا کرے تو ایک ہی دم ہوگا جب تک کہ ترک کی نیت سے نہ نکالے اگر ترک کی نیت سے نکالکر پھر پھنے تو دوسرا کفارہ ہوگا پہلے کا کفارہ دیدیا ہو یا نہ دیا ہو جو پورے دن پہنکر دم دیا اور پھنے ہی رہا موقوف نہین کیا تو دوسرا کفارہ دینا ہوگا اور بیچ مین کفارہ نہ دیا تو ایک ہی کفارہ دینا ہوگا اگر کئی کپڑے جیسا کرتا پاجامہ عمامہ پھنے اگر ایک ہی سبب سے سب کو پھنا ہے یعنے سب کو بضرورت پھنا یا سب کو بلا ضرورت پھنا تو ایک ہی کفارہ ہوگا ایک ہی مجلس مین پھنے یا کئی مین اور جو کوئی کپڑا ضرورت سے اور کوئی بے ضرورت پھنا تو کفارہ مکرر دیگا جان لے کہ کفارہ لفظ عام ہے صدقہ اور دم پر بولتے ہین سو پورے دن مین دم اور کم مین صدقہ ہے اس کا لحاظ کر لینا چاہئے اور جو کوئی میلے کپڑون مین احرام باندھے تو اگر بعد احرام کے پورے دن پھنے رہے تو دم دے اور کم مین صدقہ اور جو سونے مین سر ڈھکا تو حسب قلت کثرت وقت کی کفارہ دے کیونکہ سونا جاگنا اس باب مین برابر ہے مگر سوتے کو گناہ نہین ہوتا جو تپ کے واسطے مثلاً کپڑا پھنا پھر وہ تپ زائل ہوئے اور دوسرے تپ ہوگئی اور کپڑا نہین اُتارا تھا تو دوسرا کفارہ دے کہ ہر مرض سبب جدا ہے جو ایک کرتے سے مثلاً ضرورت رفع ہو سکتی ہو اور دو کرتے پھنے تو کفارہ ایک ہی ہے مگر گناہ ہوگا اور جب یقین ہو کہ اب ضرورت نہین رہی اور پھر بھی سلا کپڑا پھنے رہے تو حسب قلت کثرت زمانہ کے کفارہ دیگا بلا تخییر اور چوتھائی سر اور چوتھائی چھرہ کا ڈھکنا ساری سر اور سارے چھرہ کے ڈھکنے کے حکم مین ہے اور کان اور گردن کا ڈھکنا کچھ ڈر نہین اور ہاتھ ناک پر رکھنا بدون کپڑے کے جائز ہے اور کپڑے کے ساتھ مکروہ تحریمی ہے اور بال چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی کے دور کرے ہشترہ یا نورہ سے یا اُکھاڑ کر کسی طرح ہو خستیار یا بے اختیار یا کتروا کر یا موضع حجامت کے بال مونڈ کر حجامت کرادے یا ایک ساری بغل کو یا ساری زیر ناف کو

یا ساری گردن کو مونڈے یا ناخن چارون ہاتھ پاؤن کے ایک مجلس مین یا دونو ہاتھ کے
یا دونو پاؤن کے ایک مجلس مین یا ایک ہاتھ کے یا ایک پاؤن کے کاٹے تو سب صورت مین
دم واجب ہوگا اور جو موضع حجامت کو منڈایا اور حجامت نہ کی تو صدقہ دے اور جو ایک
مجلس مین ایک ہاتھ کے اور دوسری مجلس مین دوسرے ہاتھ کے ناخن کاٹے تو دو دم دیگا
اور اگر چوتھائی سر منڈایا اور دم دیا اور پھر چوتھائی سر منڈالیا تو دوسرا دم دیگا اور اگر پہلا
کفارہ نہ دیا تو ایک ہی دے ایسے ہی جو سارا سر ایک جلسہ مین منڈا دے تو ایک ہی دم
ہے جو کچھ سر کے بال لے اگر بقدر چوتھائی سر کے بالون کے ہون تو دم دے اور جو کم
ہون تو صدقہ دے اور جو سارے سینہ یا ساری ران یا ساری پنڈلی کے بال مونڈے
یا بعین کترے یا چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم مونڈے یا بعض گردن کو مونڈے
اگرچہ اکثر گردن کو مونڈے مگر ساری گردن نہین مونڈے تو صدقہ دے مگر چند بال مین
بدلے ہر بال کے ایک مشت گندم دے اور زیادہ مین تین بال سے پورا صدقہ دے
سمجھ لے کہ جو چوتھائی سر اور چوتھائی ڈاڑھی ہے کو حکم سارے سر اور ساری ڈاڑھی کا ہے
اور باقی سب اعضا مین پورے عضو کے مونڈنے سے دم ہوتا ہے اگر پورا نہ ہو اگرچہ
اکثر ہی ہو تو صدقہ ہوتا ہے مگر سینہ یا ران یا پنڈلی یا شانہ مثلاً جو عضو مقصود کامل
مونڈنے مین نہین ہین اُن کے سارے مونڈنے سے بھی صدقہ ہی ہوتا ہے اور اگر
پانچ ناخن سے کم تراشے یا پانچ ناخن متفرق مثلاً دو ایک ہاتھ کے تین ایک ہاتھ
کے لئے یا سولہ ناخن متفرق چار چار چارون ہاتھ پاؤن کے لئے تو تینون صورتو مین
بدلے ہر ناخن کا صدقہ کامل دینا ہوگا مگر مجموعہ صدقات قیمت دم کی قدر ہو جاوے تو
کچھ کم کرنا چاہئے تاکہ قیمت دم سے کم ہو جاوے اور جو محرم دوسرے محرم کا چوتھائی سر
یا ساری گردن مونڈ دے تو مونڈنیوالے پر صدقہ ہے اور منڈانے والے پر دم ہے
اور اگر محرم حلال کا سر مونڈے تو حلال پر کچھ نہین مگر محرم جو کچھ چاہے صدقہ دے

اگرچہ تھوڑا ہی ہو اور اگر حلال محرم کو مونڈے تو محرم پر دم اور حلال پر صدقہ کامل
ہے جسنے طواف قدوم یا طواف صدر جنابت یا حیض یا نفاس میں کیا یا طواف فرض
بے وضو کیا تو دم دے اور اگر بدن پر نجاست لگی ہو یا کپڑا نجس ہو تو کچھ نہیں مگر مکروہ
ہے اور اگر طواف فرض جنابت یا حیض یا نفاس میں کیا تو اونٹ یا گائے ساری دینی واجب
ہوگی اور جان لے کہ جو طواف حالت جنابت یا حیض یا نفاس میں کیا ہے اعادہ اسکا
واجب ہے اور جو بے وضو کیا ہے تو اعادہ اسکا مستحب ہے اور اگر اعادہ کر لے تو کفارہ ساقط
ہو جاتا ہے اور اگر سعی پہلے طواف کے ساتھ کی ہو تو اعادہ سعی کا نہ کرے کہ دوسرا طواف جابر
نقصان ہے اور طواف پہلا معتبر ہے اگر طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف صدر طہارت
سے کیا تو اگر طواف صدر ایام نحر میں کیا ہے تو یہ طواف طواف زیارت بنجاویگا اور طواف صدر
کے ترک کا دم دینا ہوگا مگر جو پھر طواف کر لے تو یہ طواف صدر ہو جاوے گا اور دم ساقط
ہوگا اور اگر طواف صدر کو ایام نحر سے باہر کیا تو بھی یہ طواف زیارت ہوگا مگر دم تاخیر دینا
پڑیگا اور دوسرا دم ترک صدر کا دیگا مگر جو اور طواف کر لے تو دوسرا دم کہ ترک صدر کا ہے
ساقط ہوگا اور جو طواف زیارت بے وضو کیا تو اگر طواف صدر ایام نحر میں کیا ہو تو یہ طواف
زیارت بنجاویگا اور جو بعد ایام نحر کے کیا تو منتقل نہوگا اور دم ذمہ پر واجب رہیگا
اور طواف عمرہ اگر جنابت میں یا بے وضو کرے تو دم دے اور عمرہ کے کسی واجب
چھوڑنے میں بدنہ یا صدقہ نہیں ہوتا بلکہ دم ہوتا ہے ایک بکری یا ساتواں حصہ گائے
یا اونٹ کا مگر احرام عمرہ میں محظور احرام کرنے سے صدقہ بھی ہوتا ہے مثل احرام حج
کے اور طواف قدوم یا طواف صدر اگر بے وضو کرے تو صدقہ دے اور اگر طواف زیارت
میں سے ایک یا دو تین شوط چھوڑ دے تو دم دے مگر جو طواف صدر ایام نحر میں کیا تو طواف
صدر کے اشواط سے بھرتی دیگر طواف زیارت کو پورا کرینگے اور دم ساقط ہوگا مگر طواف
صدر کے نقصان کے بدلے ہر شوط کے صدقہ کامل دینا ہوگا اور اگر طواف صدر ایام نحر سے

خارج کیا ہو تو بھی پھر تی دین گے مگر بسبب تاخیر اشواط طواف فرض کے ایام نحر سے
بدلے ہر شوط کے صدقہ پورا دینا ہوگا اور بسبب ترک اشواط طواف صدر کے بدلے
ہر شوط کے دوسرا صدقہ دینا ہوگا اور اگر طواف زیارت کے چار شوط چھوڑ دئے تو جب تک
ادا نکریگا ساری عمر بھی حق عورت مین احرام سے نہ نکلیگا اور اسی احرام سے اگر ادا کرنا واجب
ہوگا اور بدل دینا کافی نہین ہوگا اور بدلے ہر جماع کے کہ جلسہ متعدد مین کیا ہے دم
واجب ہوگا اور اگر ایک یا دو یا تین شوط طواف صدر کے یا طواف قدوم کے ترک
کرے تو بدلے ہر شوط کے صدقہ کامل دے اور اگر چار یا زیادہ شوط صدر یا قدوم
کے چھوڑے تو دم دے اور اگر سعی یا اکثر شوط سعی کے بے عذر ترک کئے یا سعی
کو بلا عذر سوار ہوکر کیا تو دم دے پھر جو پیادہ ہوکر اعادہ کر دے تو دم ساقط ہوگا
اور اگر عذر سے کیا تو کچھ ڈر نہین ہے اور اگر ایک یا دو یا تین شوط سعی کے چھوڑے تو
بدلے ہر شوط کے صدقہ دے جو کوئی عرفہ سے قبل غروب نکلا اگرچہ اونٹ بھاگے
ہوئے کو پکڑنے گیا ہو تو دم واجب ہوگا اگر قبل غروب ہٹ آیا تو دم ساقط ہوگا
اور جو بعد غروب کے ہٹا تو ساقط نہین ہوتا اگر وقوف مزدلفہ بےعذر ترک کیا تو دم
دے اور جو رمی بالکل چارون دن کی ترک کرے یا ایک روز کی ساری رمی
ترک کی اگرچہ دسوین تاریخ کی ہو یا اکثر کنکرین ایک روز کی رمی سے ترک کی
جیسا مثلاً چار کنکرین دسوین کی رمی سے یا گیارہ کنکرین اور دنوں کی رمی سے تو سب
صورت مین دم دے اور اگر تھوڑی کنکرین ایک دن کی رمی سے ترک کرے جیسا
تین یا اس سے کم دسوین کو اور دس یا اس سے کم اور دنون مین تو بدلے ہر کنکر کے
صدقہ کامل دینا واجب ہے اب جان لے کہ جس مسئلہ مین کئی صدقے جمع ہوتے ہین جیسا
بدلہ ہر کنکر کا رمی مین اور بدلہ ہر شوط کا طواف اور سعی مین اور بدلہ ہر ناخن کا اور بال کا
تو ان سب جگہہ اگر مجموعہ صدقات قیمت دم تک پہنچے تو کچھ کم کر دینا چاہئے تا دم کے

قیمت سے کم ہو جاوے اور جنایت کامل اور ناقص مین فرق ہے اگر حج یا عمرہ مین حرم
سے باہر حلق کیا تو دم دے اور ایسا ہی جو حج مین ایام نحر کے بعد حلق کرے تو دم دے
اور جو محرم حد حرم سے نکلا اور پھر حرم مین آکر حلق کیا تو کچھ ڈر نہین مگر جو حاج بعد ایام نحر
کے اگر حلق کرے تو تاخیر کا دم دیگا اور جو بوسہ لیا یا ہاتھ شہوت سے لگایا یا مباشرت
فاحشہ کی یا سوائے فرج کے اور کہین جماع کیا انزال ہوا یا نہو دم وجب ہے اور اگر رانؤن
سے زلق کرے یا چوپایہ سے جماع کرے اگر انزال ہو تو دم دے اور بدون انزال کے
کچھ دینا نہین آتا اگر طواف زیارت بعد ایام نحر کے کرے بلا عذر تو دم دے اور جان لے کہ
دسوین تاریخ مین چار نسک ہین اول رمی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف سو طواف کو
سب سے موئخر کرنا سنت ہے اور جو سب سے پہلے یا بیچ مین کرلے تو کچھ حرج نہین
لیکن مکروہ ہے اور تین نسک مین قارن اور متمتع کو ترتیب وجب ہے اور مفرد کو فقط
رمی اور حلق مین ترتیب وجب ہے کیونکہ ذبح اسپر وجب نہین ہے پس اگر انمین
تقدیم تاخیر کریگا تو دم وجب ہوگا اور دم جنایات دم قران مین مجرا نہین ہوتا بلکہ
دوسرا دم جدا دینا ہوتا ہے اور جو کوئی کسی وجب کو بیعذر ترک کردے تو دم دے
اور اگر عذر سے چھوڑے تو کچھ دینا نہین آتا اور ایسا محظور احرام اگر عذر سے کرے کہ
جسکے سبب دم دینا واجب ہوتا ہے تو ختیار ہے چاہے ذبح کرے حرم مین نہ حل
مین اور ذبح کو کھانا اسکا جائز نہین ہے اور چاہے چھ مسکینون کو نصف نصف صاع
گندم یا ایک ایک صاع جو کا مالک کردے اور مسکین مکہ کے ہونے افضل ہین ورنہ جہان
کہین چاہئے دیدے اور ہر مسکین کو قدر فطرہ سے کم ندے نہین تو جائز نہوگا اور اگر زیادہ
دیگا تو زیادتی محسوب نہوگی مثلاً اگر تین صاع گندم سات مسکینون کو برابر دے تو ایک
مسکین بھی معتبر نہوگا اور جو تین کو دے تو تین اور مسکینون کو دینا ہوگا اور چاہے
تین روزے رکھے جہان چاہے حرم ہو یا حل ہو اور اگر ایسا محظور عذر سے کرے کہ

اُس مین صدقہ ہے تو اختیار ہے چاہے نصف صاع گندم ایک مسکین کو دے یا ایک
روزہ رکھے اور تپ اور سردی اور زخم اور درد سر اور جوئین عذر ہے اور مرض کا ہمیشہ
رہنا یا ہلاکت تک پہنچانا شرط نہین بلکہ عذر ہونے کو مشقت اور تکلیف کا ہونا کافی
ہے اور خطا اور نسیان اور بیہوشی اور نیند اور مفلسی عذر نہین ہے اگر ان حالات مین
بدون کسی عذر کے کچھ جنایت کریگا اُسکا کفارہ دینا ہوگا اور اختیار عذر والی جیسا
اُسکو نہوویگا اگر بسبب مفلسی کے کفارہ میسر نہ آوے تو ذمہ پر واجب رہتا ہے اور جو
کوئی عذر سے کچھ کرے تو لازم ہے کہ موضع ضرورت سے تجاوز نکرے مثلاً جو ٹوپی
سے دفع ضرورت ہو عمامہ نہ باندہے اگر عمامہ باندہے گا تو گناہ ہوگا کفارہ دوسرا
دینا نہین آنے کا مگر جو عمامہ سوائے ٹوپی کے چوتھائی سر کے قدر ڈہک دے تو اُسکا
کفارہ جدا واجب ہوگا اور جماع قبل اور دبر آدمی سے کہ قدر حشفہ کے غائب ہوجاوے
اگرچہ انزال نہو سوتے سے ہو یا اکراہ ہو یا عورت نے ذکر حمار کا یا کٹا ہوا ذکر آدمی یا غیر
آدمی کا اپنی فرج مین داخل کرلیا اگر یہ فعل قبل وقوف عرفہ کے ہے تو حج فاسد ہوگیا
پس سب افعال حج کے بجالاوے جیسا صحیح حج مین کرتے ہین اور محظورات سے بچے
اگر کوئی محظور کریگا تو کفارہ اُسکا دیگا اور دم فساد حج کا دینا واجب ہوگا اور اگلے
سال قضا کرے اگرچہ حج نفل ہے ہو کیونکہ شروع کرنے سے واجب ہوگیا ہے اور
بدون بجالانے افعال حج کے احرام سے نہین نکلتا ہے اور پھر قضا مین زوجہ سے جدا
ہونا واجب نہین مگر جو پھر خوف وقوع جماع کا ہو تو احرام کے وقت سے جدا ہولینا
مستحب ہے اور جو بعد وقوف عرفہ کے یہ حرکت ہو اگر پہلے حلق اور طواف زیارت سے
ہے تو بدنہ دے اگر بعد حلق کے قبل طواف ہے یا بعد طواف قبل حلق تو دم دینا واجب ہے
اور اگر قارن قبل طواف عمرہ اور وقوف عرفہ سے جماع کرلے تو حج اور عمرہ دونو فاسد ہوگئے
دم قران ساقط ہوگا اور دو دم ترک دو نسک کے دینے واجب ہونگے اور سارے افعال

ف ... فساد مسائل ۱۲ منہ

بجالاکر احرام سے باہر آوے جیسا اوپر معلوم ہوا اور جو بعد طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے
حلق سے پہلے کیا تو بدنہ اور دم دیگا اور دم قران بھی دینا ہوگا اور اگر بعد حلق کے کیا تو
ایک دم دے گا اور دم قران بھی دے اور چار شوط طواف عمرہ سے پہلے جماع کرنا
مفسد عمرہ کا ہے اور دم واجب ہوگا اور افعال عمرہ کے بجالاکر احرام سے نکلے اور
عمرہ قضا کرے اور اگر بعد چار شوط کے ہی تو دم دے اور عمرہ فاسد نہین ہوا اگر محرم شکار
خشکی کا جسکا توالد خشکی مین ہو اگرچہ رہتا دریا مین ہو جیسا بط ہے مثلاً قتل کرے یا دلالت
اشارت سے قاتل کو بتادے اگر قاتل اُس کے کہنے کو جھٹلائے نہین اور پہلے اُس کے
بتلانے سے جانتا بھی نہ تھا اور قاتل نے اُس شکار کو قتل کیا اگر اُسی جگہہ ہو جہان بتلایا
تھا اور محرم وقت قتل کے احرام مین ہے ہو تو جزا واجب ہوگی اگر کئی بار قتل یا اشارہ
کرے گا جزا ہر دفعہ کی جُدی دیگا اور بھولنا اور خطا وغیرہ حالات اس مین سب برابر
ہین اور اگر محرم اعانت قاتل کی کرے کسی طرح جیسا مثلاً نیزہ یا چھری پکڑا دے یا حکم
قتل کا قاتل کو کرے تو بھی جزا دیگا اور جو شکار دریا مین پیدا ہوا اگرچہ خشکی مین رہتا ہو
جیسا کتا دریائی ہے اور مینڈک اور کیکڑا اور ناکو اور کچھوا اور سوائے اسکے اگرچہ کھانا اُسکا
حلال نہو شکار کرنا جائز ہے اور خشکی کے شکار کے شکار کرنے مین اگرچہ حرام ہو جیسا
خنزیر مثلاً جزا واجب ہوتی ہے مگر بھیڑیا اور کوا سوائے عقعق کے اور چیل اور بچھو اور
سانپ اور چوہا اور کتا اگرچہ وحشی ہو اور بلی گھر یرو اور چیونٹی اور پسو اور چیچڑی اور پروانہ
اور مکھی اور چھپکلی اور بھڑ اور نیولا اور سب ہوام اور جو حیوان غیر ماکول کہ حملہ کرے
اور بدون قتل کے دفع نہو سکے ان سب کے قتل مین کچھہ دینا نہین آتا مگر جو چیونٹی
ایذا نہ دے اور ایسا ہی جو چیز کہ ایذا نہ دیوے اُسکا قتل جائز نہین اگرچہ قتل سے جزا
واجب نہو اور اگر حیوان غیر ماکول نے حملہ نکیا یا حملہ کیا مگر بدون قتل دفع ہو سکتا
ہے اور پھر بھی مار ڈالا اگر کسی کا مملوک نہو تو جزا دینی ہوگی مگر بکری کی

قیمت سے زیادہ دینا نہین آتا اگرچہ ہاتھی ہوا اور جو یہ جانور مملوک ہو یا اونٹ وغیرہ
ماکول جانور نے حملہ کیا اور محرم نے اُسکو قتل کیا تو مالک کو قیمت دلائی جاوے گی
جہانتک پہنچ جاوے اگرچہ بکری کی قیمت سے زیادہ ہوا ور محرم کو ذبح کرنا بکری کا اگرچہ
باپ اُسکا ہرن ہو اور گائے اور اونٹ اور مرغی اور بط اہلی کا جائز ہے اور جنگلی بط
شکار ہے اُسکے شکار کرنے سے جزا واجب ہووے گی اور اگر حلال نے شکار کیا حل کا
اور حل ہی مین ذبح کیا اگرچہ محرم کی سے واسطے شکار کیا ہو اگر محرم نے دلالت یا اعانت
کسی طرح کی یا امر کیا تھا تو محرم کو یہ شکار کہاتا جائز ہے اگر ان مین سے کچھ کیا ہو تو محرم
کو کہانا جائز نہین مگر حلال کو درست ہے اور ہرن وغیرہ شکار پلا ہوا شکار ہے اُسکے قتل
سے جزا اور دوسری قیمت مالک کو دینی ہوگی اور اونٹ جو متوحش ہو گیا ہو شکار
نہین ہے اور قتل اگرچہ حالت اضطرار مین ہو جب بھی جزا واجب ہے اور جزا شکار کی یہ
ہے کہ دو عادل آدمی اور اگر ایک عادل ہو تو بھی کافی ہے قیمت اُس شکار کی ٹھہرادین
موافق اس قیمت کے کہ موضع قتل مین ہوتی ہو جو وہان قیمت نہو تو اُس کے قریب
موضع کی قیمت کے موافق مقرر کردین اور قیمت مین حسن و خوبی خلقی کا اعتبار
کرین جو تعلیم کیا ہوا ہو اُس کی قیمت جزا مین نکرین مگر حق مالک مین قیمت تعلیم بھی
دلائی جاوے گی پھر قاتل کو اختیار ہے چاہے اُس قیمت سے ہدی خرید کر حرم مین ذبح
کرے یا طعام خرید کر ہر مسکین کو بقدر فطرہ کے دے جہان چاہے کم زیادہ قدر فطرہ سے
معتبر نہو گا جیسا اوپر مذکور ہوا یا بدلے طعام ہر ہر مسکین کے ایک ایک روزہ رکھدے
جہان چاہے اور جو طعام قدر فطرہ سے کم بچے یا اصل مین ہی تھوڑا ہو جیسا مثلاً چڑیا کی
جزا تو اُسکو یا تو ایک مسکین مستقل کو دیدے یا ایک روزہ رکھدے اور یہان بطریق
اباحت طعام دینا بھی جائز ہے اور قیمت دینی بھی جائز ہے مگر ہر مسکین کو قیمت قدر
فطرہ سے کم زیادہ ندے اور اگر ہر روز ایک مسکین کو دیا کرے تو بھی جائز ہے اور اصول اور

فروع اور زوجہ اور غلام اور غنی کو نہ دے مانند صدقات واجبہ کے اور جو کسی نے اپنے
رہنے کو خیمہ کھڑا کیا اور اس مین شکار الجھہ کر مر گیا تو کچھ ڈر نہین اور اگر شکار کو زخمی کیا یا
پر و بال اُس کے اکھاڑے یا کوئی عضو اُس کا کاٹ ڈالا بشرطیکہ اُس سے یہ جانور
مرا نہو تو نقصان قیمت دینا ہوگا مثلاً سالم شکار ایک روپے کا ہو اور یہ نقصان جو اُسنے
اُس مین کر دیا ہے اُس نقصان کے ساتہ بارہ آنہ کا ہو تو چار آنہ نقصان قیمت کے دینے
واجب ہون گے مگر جو قصد اصلاح شکار ہو جیسا بلی سے چھڑانے مین مثلاً نقصان ہوا
یا مر گیا تو کچھ نہین ہے جو زخم کہا کر شکار غائب ہو اور حال موت حیات کا معلوم نہو تو ساری
قیمت دینی ہوگی احتیاطاً اور جو زخم اچھا ہو جائے کہ اثر بھی باقی نہ رہے جب بھی جزا دینی
آوے گی اور اگر زخم کی جزا ہنوز دی نہ تھی کہ پھر اُس جانور کو قتل بھی کر دیا تو جزا قتل جدی
اور زخم کی جدی دینی ہوگی اگر بازو یا ٹانگ شکار کی توڑ دی ایسا کہ شکار اپنے آپ کو
اپنے دشمن سے بچا نہ سکے تو سارے شکار کی قیمت دینی ہوگی اگرچہ مرا نہو اگر انڈا
شکار کا توڑا جو گندہ نہو تو قیمت بیضہ کی دے اور جو اس مین سے بچہ نکلے کہ بسبب
توڑنے کے مر گیا ہو یا نکل کر مر گیا تو قیمت زندہ بچہ کی دے گا اور اگر بچہ بیضہ توڑنے سے پہلے
ہی مردہ تھا تو انڈہ اور بچہ مین کسی کی جزا نہین آتی اور اگر معلوم نہو کہ توڑنے سے مرا یا پہلا
مرا ہوا ہے تو قیمت زندہ بچہ کی دے احتیاطاً اور جو محرم دودہ شکار کا نکالے تو قیمت
دودہ کی دے گا آپ جان لے کہ شکار حرم کا ہو یا حل کا محرم کے حق مین سب برابر
ہین کہ سب کے قتل مین اور دلالت اور نقصان مین جزا واجب ہوگی اور اگر جونکو
کو مارے یا پکڑ کر دہوپ مین ڈالدے یا کپڑا دہوپ مین ڈالے تاکہ جوئین مر جاوین تو ایک
جون مین ایک ٹکڑا روٹی کا اور دو تین مین ایک مشت گندم دے اور تین سے زیادہ مین
پورا صدقہ دے ایسا ہی ٹڈی مین یعنے تین سے زیادہ مین نصف صاع گندم اور تین تک
جو کچھ چاہے دیدے اور اگر جون کے قاتل کو دلالت کرے صدقہ دے اور حل مین جو کوئی احرام

باندہے اور اُس کی مٹھی مین صید ہو تو واجب ہے کہ یا اُس شکار کو چھوڑ دے اس طرح کہ
ضایع ہو یا قفص مین رکھدے یا کسی حلال کے پاس امانت رکھدے اور وقت احرام کے
اگر شکار گھر مین ہو یا قفص مین ہو اگرچہ قفص ہاتھ مین یا رسی شکار کی گردن مین باندہ کر
ہاتھ مین لے رہا ہو تو ان صورتون مین چھوڑنا شکار کا واجب نہین جو یہ شکار قبل از احرام
پکڑا تھا اور اگر بعد احرام کے پکڑا ہو تو بہرحال چھوڑنا اُس کا واجب ہے پھر وہ شکار کہ قبل احرام
پکڑا تھا اور وقت احرام کے چھوڑ دیا ملک محرم سے نہین نکلتا اگر کوئی پکڑلے تو وہ اُسکو
لے سکتا ہے اور جو بعد احرام پکڑ کر چھوڑا اُس کو نہین لے سکتا کہ بسبب احرام کے
اسکا مالک نہین ہوا تھا اور اگر کوئی دوسرا محرم عاقل بالغ اُس شکار کو قتل کرے تو
پکڑنے والا اور مارنیوالا دونو پورے پورے جزاء دینگے اور پکڑنیوالا قاتل پر رجوع کرے تو
جو حلال نے قتل کیا اگر حرم کا شکار ہے تو قاتل بھی جزاء دے اور اگر حل کا ہے تو حلال
قاتل پر کچھ نہین ہے مگر پکڑنیوالا جزاء دیکر رجوع اُسپر کرسکیگا اگر جزاء مالی دے جو روزہ رکھے
تو رجوع نہین ہو سکتی اور جو دو محرم ایک شکار کو قتل کرین تو دو نو جزاء کامل دین گے جو
محرم شکار پکڑکے فروخت کرے بیع باطل ہے اگرچہ مشتری حلال ہو اور خریدنا محرم
کا شکار کو باطل ہے اگرچہ بائع حلال ہو اور ایسے ہی اور تصرفات ہبہ وغیرہ شکار مین
محرم کو باطل ہین اور جب محرم یا حلال حرم مین داخل ہو اور اُسکے پاس شکار ہو اگرچہ قفص
مین ہو تو واجب ہے کہ اُسکو چھوڑ دے کہ وہ اب حرم کا شکار ہو گیا ہے جو محرم نے بعد
احرام کے یا حلال نے وقت دخول حرم کے شکار کی بیع کی تو بیع رد کی جاوے گی اگر صید
تلف ہو یا مشتری غائب ہو گیا تو بائع جزاء دیگا اگر کسی کے پاس باز ہو اور وقت دخول حرم
کے اُسنے اُسکو چھوڑا جو اس باز نے کبوتر حرم کا مار ڈالا تو اُس شخص پر کچھ نہین ہے اگر حلال شیر
صید حرم کا نکالے قیمت شیر کی دے اور جو حلال صید حرم کا ذبح کرے قیمت صید کی
ذمہ پر واجب ہو گی خواہ اس قیمت سے ہدی خرید کر حرم مین ذبح کرے خواہ طعام

مسکینون کو دی جیسا مذکور ہوچکا اور روزہ رکھنا اسکو کافی نہین ہے اور اگر محرم حرم کا شکار قتل
کرے تو اسکو کفارہ مین روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور اگر حلال صید حرم کے قاتل کو دلالت
کرے گنہگار ہوتا ہے مگر دینا کچھ نہین آتا بخلاف محرم کے کہ دلالت مین جزا کامل دینا ہے
جو دو حلال شکار حرم کا قتل کرین نصف نصف جزا دین اگر ہرنی حرم مین سے ہانکا کر نکالدے
اور ہرنی حرم سے نکل کر جنی اور دونو مر گئے تو دونو کا ضمان دینا ہوگا اور اگر ہرنی کا ضمان دیچکا
پھر بچہ دیا تو بچہ کا ضمان نہین آتا مکرر دکرنا اسکا حرم مین واجب ہے اگر کسی کے سواری کے
ہاتھ یا پاؤن یا منہ سے شکار تلف ہو تو سوار جزا دے جو جانور درخت حرم کی شاخ پر ہو اگر ایسا
ہو کہ جو گرے تو حل مین گرے تو وہ شکار حل کا ہے اور اگر ایسا ہو کہ گرے تو حرم مین تو وہ شکار
حرم کا ہے اور جو پاؤن جانور کے حرم مین ہون اور سر حل مین تو شکار حرم کا ہوگا اور جو شکار
کہ محرم ذبح کرے اگرچہ حل کا ہی ہو حرام مردے کے حکم مین ہے اور شکار حرم کا حلال ذبح
کرے یا محرم حرام مردے کے حکم مین ہے مگر بعض کے نزدیک جو حلال شکار حرم کا ذبح کرے
حلال ہے مگر کفارہ دینا واجب ہے اگر بیضہ حرم کے شکار کا ہونا یا شیر حرم کے شکار کا نکالا اور
ضمان دیدیا تو بیضہ اور شیر کا مالک ہو جاتا ہے اور کھانا اسکا حرام نہین ہے اور بیع بکراہت جائز
ہے مگر مشتری کے حق مین مکروہ نہین اگر حرم کی تر گھانس کاٹے تو قیمت اسکی ذمے واجب ہوگی
مگر خشک گھانس کو اور اذخر اور کھنبی کو توڑنا جائز ہے اور اگر درخت حرم کا کاٹ ڈالا اگر خود بخود
نکلا ہو اور اس قسم سے بھی نہو کہ جسکو لوگ لگاتے ہین تو قیمت اسکی واجب ہوگی حلال کاٹے
یا محرم اور قیمت گھانس اور درخت سے طعام یا ہدی خرید کر صدقہ کرے جیسا مذکور ہوچکا اور بعد
ادا ضمان کے گھانس لکڑی ملک کاٹنے والے کی ہے اور استعمال اسکا اسکو جائز ہے اور بیع
مکروہ ہے مگر مشتری کے حق مین مکروہ نہین اور اگر یہ درخت کسی کی ملک مین بھی ہو جیسا کیکر مثلاً
کسی کی مملوک زمین مین نکل آیا تو دوسری قیمت مالک کو بھی دینی ہوگی اور جو درخت کسی نے لگایا ہو
خواہ لگانے کی قسم سے ہو جیسا انار مثلاً یا نہو کہ جیسا کیکر کسی نے مثلاً جمادیا تو اسکے کاٹنے سے جزا نہین

اتی مگر مالک کو قیمت دینی ہوگی اگر مملوک نہ ہو ایسا ہی جو خود بخود نکل آیا اور لگا تے
کی قسم سے ہو جیسا انار خود بخود جم گیا تو بھی جزا نہین مگر جو مملوک ہو مالک کو ضمان دے
اور پتی اُس درخت کے توڑنے کہ اُن کے توڑنے سے درخت کو نقصان نہو تو جائز
ہے ورنہ جائز نہین ہے اور پھل دار درخت اگرچہ خود نکلے کاٹنا جائز ہے مگر مملوک
مین اجازت مالک کی شرط ہے اور جو خیمہ لگانے سے یا تنور چولھا کھودنے سے
یا چلنے مین گھانس لکڑی ٹوٹے تو کچھہ ڈر نہین اور خشک لکڑی اور درخت یا ٹوٹا اکھڑا ہوا
درخت کہ ہرا نہین ہو سکتا قطع کرنا جائز ہے اور اعتبار درخت کی جڑ کا ہے اگر شاخ
حرم مین اور جڑ حل مین ہو تو حل کا درخت ہے اور جو جڑ حرم مین اور شاخین حل مین
ہون تو حرم کا درخت ہے جو آدھی جڑ حل مین اور آدھی حرم مین ہو تو بھی درخت حرم کا ہے
اب جان لے کہ متمتع سوق ہدی کا بعد احرام حج کے اور قارن اگر کوئی محظور احرام کریگا تو
مفرد سے دوچند کفارہ دیگا جنایت دو احرام کی اور اگر کوئی واجب چھوڑے یا گھاس درخت
حرم کی کاٹے تو ایک ہی جزا دے مثل مفرد کے اور جو شخص اپنے میقات سے بدون احرام
تجاوز کرے اُسپر دم واجب ہوتا ہے اگر ہٹا اور میقات پر آکر احرام کر لیا تو دم ساقط ہوتا
ہے اور جو نہ ہٹا اور میقات سے بڑھ کر احرام باندھ لیا تو دم واجب ہوگیا مگر جو احرام باندھ کر
ہنوز شروع نسک نکیا تھا کہ پھر احرام باندھے ہوئے میقات پر چلا آیا اور میقات پر اگر تلبیہ
کہا تو دم ساقط ہوگا اور ایک شوط طواف کرنے سے نسک شروع ہوجاتا ہے اور قبل
تمامی شوط کے شروع نہین ہوتا اور ہٹ کر آنا اس شخص پر واجب ہے مگر جب ہٹنے مین
خوف فوت ہونے حج کا ہو تو نہ پھرے اور جو یہ شخص نہ پھرا یا پھر کر آیا مگر میقات پر آکر
تلبیہ نکہا یا بعد شروع نسک کے پھرا تو تینون صورت مین دم متعین ہوگیا اور جو کوئی قران
کو جاتا ہے اور میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کرے تو ایک ہی دم دے مانند مفرد
کے اگر کوئی خارج میقات رہنے والا حل مین کہ مابین میقات اور حرم کے ہے

کچھ کام کو جاوے مثلاً کوئی بمبئی سے جدہ مین کسی ضرورت کو جاوے تو اُس شخص کو بدون احرام جانا جائز ہے جب وہان جاچکا تو وہین کے لوگون اور رہنے والونکا حکم اُسکو بھی ہوگیا تو بس یہ شخص اب اگر مکہ مین کسی ضرورت کو جاوے تو بدون احرام جانا اسکو درست ہے اور اگر حج کرنا چاہے تو حل مین سے احرام باندھے جیسا وہان کے لوگ کرتے ہین جو آفاقی یعنے میقات سے خارج رہنے والا بے احرام حرم مین جاوے تو اُسکو حج یا عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے اگر کئی دفعہ گیا ہو تو بدلے ہر دفع بے احرام جانے کے ایک ایک حج یا عمرہ کرے اگر میقات پر عود کرکے احرام باندھ لیا تو آخر دفعہ کے جانے سے کافی ہوگا اور باقی ذمہ پر واجب رہین گے اور اگر آفاقی بدون احرام گیا اور پھر اسی سال مین حج فرض یا نذر یا عمرہ نذر ادا کیا تو بھی دخول بلا احرام کا نسک ساقط ہوگیا اور جو اگلے سال کیا تو ساقط نہین ہوتا اُسکا احرام جدا باندھ کر ادا کرنا ہوگا اگر کسی نے عمرہ کیا اور پہلے حلق یا قصر سے دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دم دیگا پھر اگر دوسرا عمرہ ادا کرنے سے پہلے حلق کرے تو دوسرا دم اور دے واللہ تعالے اعلم **فائدہ** ہدی بھیڑ بکری ہی ایک سال کی اور اونٹ پانچ سال کا اور گائے بھینس دو سال کی اور قلادہ ڈالکر شہرت دینی یا عرفات پر ساتھ لے جانا واجب نہین مگر دم قران اور تمتع کو اور نفل اور نذر کو اگر بدنہ ہو مستحب ہے کہ قلادہ ڈالے اور عرفات پر ساتھ لے جاوے اور جو بھیڑ بکری ہو تو نہین اور ذبح کرنیوالے کو دم قران اور تمتع مین سے کہانا مستحب ہے اور دم نفل اگر حرم مین جاکر ذبح ہو تو اُسکا بھی کہانا ذابح کو جائز ہے اور دم جنایات اور دم حصار اور دم نذر اور دم نفل کہ راہ مین ذبح ہوا اور حرم تک نہ پہنچے ذابح کو اور اغنیا کو جائز نہین ہے اگر کہاویگا تو ضمان دینا ہوگا اور سب اقسام ہدی کو حرم مین ذبح کرنا ضرور ہے خارج حرم سے جائز نہین ہے اور منا کی کچھ خصوصیت نہین اور فقراء حرم کو دینا افضل ہے ورنہ کچھ تخصیص اُن کی نہین ہے اور دم قران اور تمتع کو ایام نحر مین ذبح کرے جو پہلے کرے گا تو معتبر نہوگا اور

جو بعد ایام نحر گے کرے گا تو معتبر ہوگا مگر دم تاخیر دینا ہوگا اور باقی ہدایا مین ایام نحر شرط نہین اور نکیل اور جھول ہدی کی بھی صدقہ کردے اور اجرت قصاب کی ہدی مین سے ندی اگر صدقہ اور ہدیہ کی طور پر دیوے جائز ہے اور ہدی پر سوار نہو اگر مضطر سواری کا ہو تو مضائقہ نہین مگر جو سوار ہونے یا بوجہ لادنے سے کچھ نقصان ہوگا تو ضمان نقصان فقرار کو دینا ہوگا اور غنیار کو دینا کافی نہین اور شیر ہدی کا نہ نکالی اگر کثرت سے ٹپکنے لگے تو اگر وقت ذبح کا قریب ہے تو سرد پانی سے بند کردے اور جو ایام ذبح بعید ہوں تو نکالکر فقرار پر صدقہ کردے اگر اغنیار کو دیگا یا آپ پیویگا تو ضمان دینا ہوگا اگر ہدی مین قبل از بلوغ محل ایسا نقصان ہو جاوے کہ قربانی اُسکی نہین ہو سکتی تو اگر ہدی واجب ہے تو اُسکے بدلے مین اور قائم کرے اور نقصان دار کو چاہے سو کرے اور جو ہدی نفل ہو تو ذبح کردے اور اُسکے قلادہ کو اُسکے خون مین بھر کے اُسکی کوہان پر دھبہ خون کا لگادے کہ یہ نشان ہے اس کا کہ غنی نہ کھاوے تنبیہ جو حاج مسافر ہے اسپر اُضحیہ واجب نہین ہوتا اگرچہ غنی ہے مگر جو بسبب اقامت مکہ کے مسافر نہین رہا بلکہ مقیم ہوگیا ہے تو بشرط غنی ہونے کے اُسپر اُضحیہ یعنے قربانی بھی واجب ہے دم قران وغیرہ سے اُضحیہ ساقط نہین ہوتا بلکہ اُضحیہ دوسرا واجب مستقل ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی حجاج پر بشرط اقامت وغنا واجب ہے

جو محرم بسبب خوف دشمن یا درندہ کے یا بہ غلبہ مرض کے رُک جاوے اُسکو محصر کہتے ہین تو اگر یہ محصر مفرد ہے یا معتمر تو ایک دم یا قیمت دم کی دے کر کسیکو حرم مین بہیجے تا وہ شخص حرم مین جاکر ذبح کرے اور تاریخ و وقت ذبح کی معین کردے تا بعد ذبح حلال ہو اور ایام نحر اس ذبح مین بھی ضرور نہین اور اگر دم یا قیمت اُسکی میسر نہو تو حلال نہین ہو سکتا جب تک کہ حرم مین ذبح نہو یا خود جاکر طواف سعی کرکے حلق نکرے اور جو محصر قارن ہے تو دو دم بہیجے اگر ایک دم بہیجے گا تو ایک بھی احرام سے نہین نکلیگا اور اگر محصر دم نہ بہیجے بلکہ صبر کرے یہان تک کہ مانع زائل ہووے اور پھر

آپ ہی جاوے تو بھی درست ہے اگر زمانہ حج کا پالیا تو بہتر ورنہ افعال عمرہ کر کے حلال
ہو جاوے اور محصر فقط ذبح سے حلال ہو جاتا ہے حلق کرے یا نہ کرے اگر وقت ذبح
سے پہلے حلال ہو لیا یا معلوم ہوا کہ ذبح حرم مین واقع نہین ہوا بلکہ حل مین ہو گیا ہے
تو کفارہ جنایت کا دینا واجب ہوگا اگر جنایت مکرر ہوون کفارہ بھی مکرر دیگا پھر جو محصر
حرم مین ذبح کر کے حلال ہو لیتا ہے تو قضا اُسکے ذمہ پر واجب ہوتی ہے پس اگر
احرام حج سے حلال ہوا ہے اگر حج نفل سے ہو تو اگر اسی سال مین قضا کرے ایک حج
کر لے اور سال آیندہ مین قضا کرے تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اگر قران کر لے تو بھی
جائز ہے اور اگر قران سے حلال ہوا ہے جو اسی سال قضا کرے تو قران قضا کرے اور
دوسرے سال کرے تو چاہے ایک حج و عمرہ کرے اور چاہے ایک قران اور ایک
عمرہ اور معتمر فقط ایک عمرہ ہی قضا کرے خواہ کبھی کرے اور جو محصر دم روانہ کر چکا پھر احصار
بھی زائل ہو گیا اگر ہدی اور حج دونو پا سکتا ہے تو واجب ہے کہ جا کر حج ادا کرے اور
ہدی کو چاہے سو کرے اور اگر حج اور ہدی دونون کو نہین پا سکتا یا حج کو نہین پا سکتا
تو جانا کچھ ضرور نہین چاہے جاوے چاہے نہ جاوے اور اگر ہدی کو نہین مل سکتا لیکن
زمانہ حج کا پا سکتا ہے تو فضل ہے کہ جا کر حج کر لے اگر نگیا تو کچھ ڈر بھی نہین اور جو بعد
وقوف عرفہ کے حصار ہو گیا تو محصر نہین ہوگا کیونکہ وقت طواف زیارت کا ساری
عمر ہے مگر جو طواف ایام نحر سے موخر ہوگا تو دم تاخیر دینا اوے گا اگر مکہ مین دونو رکن حج سے
بند ہو گیا تو محصر ہوتا ہے جو ایک سے رُکا تو محصر نہین کیونکہ اگر وقوف عرفہ سے رُکا ہے
تو افعال عمرہ کے بجا لا کر حلال ہووے اور اگر طواف زیارت سے رُکا تو یہ طواف موقت نہین
ساری عمر مین ہو سکتا ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب -

باب الحج عن الغیر

اب جان لے کہ عمرہ اور حج نیابتہً بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے ادا کر دیوے
سو عمرہ اور حج نفل مین تو نیابت کے واسطے کوئی شرط نہین البتہ کرنے والے

میں اہلیت ہونی چاہیئے کہ اسلام اور عقل اور تمیز ہے مگر ادائے فرض حج کے واسطے چند
شرائط ہیں کہ بدون اُن کے فرض حج نیابت سے ادا نہیں ہو سکتا اول یہ کہ جو شخص اپنا
حج کراوے اسپر پہلے حج فرض ہوا اور وہ بعد فرض ہونے کے خود جانے سے معذور عاجز
ہوگیا اور تا بمرگ عاجز ہی رہا پس اگر کسی نے قبل فرض ہونے کے حج کردیا تھا اور بعد اسکے
اُس پر حج فرض ہوگیا تو فرض ذمہ پر ہے اور پہلا حج نفل رہے گا اور ایسا ہی اگر بعد
فرض ہونے کے عاجز ہونے سے پہلے کرادیا اور پھر عاجز ہوا تو حج فرض ادا نہیں ہوتا
پھر کرانا واجب ہے اور جس عذر کے سبب عاجز ہو کر حج کرایا ہے اگر وہ عذر ایسا ہی
کہ اُسکے رفع کی توقع ہے مثلاً شدید بیمار تھا اور بعد حج کرانے کے وہ عذر رفع ہوگیا تو حج
فرض ادا نہیں ہوتا پھر خود کرنا لازم ہے اور اگر ایسا عذر تھا کہ اچھے ہونے کی اُس میں
صورت نہیں ہوتی مثلاً کسی کی آنکھیں جاتی رہی تھیں اور پھر بعد حج کرانے کے قدرت
حق تعالی سے وہ اچھی ہوگئیں تو اب اعادہ حج کا اُسپر فرض نہیں ہوتا حج فرض اُسکا ادا ہو چکا
دوسری شرط یہ کہ جو عاجز ہو جاوے وہ دوسرے شخص کو امر حج کردینے کا کرے اور خرچ
راہ کا اُسکو دیوے اور جانیوالا اُسیکے خرچ سے سوار ہو کر حج ادا کرے اور جو مردہ ہے اور
وصیت حج کرانے کی کرگیا ہے تو اُسکے وارث یا وصی اسی طرح دوسرے کو امر کر کے
خرچ راہ دیویں پس اگر کوئی زندہ کی طرف سے بدون امر کے حج کردیویگا تو فرض زندہ
کا ساقط نہ ہوویگا اور مردہ بھی اگر وصیت کر مرا ہے تو بغیر امر وارث کے حج فرض مردے
کا ادا نہیں ہو سکتا مگر جو مردہ بدون وصیت حج کے مرگیا تو اگر کسی نے وارث ہو یا اجنبی
تبرعاً اُسکا حج فرض ادا کردیا تو حج فرض مردہ کا ادا ہو جاوے گا انشاء اللہ تعالے ایسے
ہی اگر آمر عاجز نے یا وارث نے مردہ کے امر تو کیا مگر روپیہ نہ دیا تو بھی حج فرض ادا نہیں
ہوگا اور جو روپیہ دیا مگر مامور نے اپنے روپیہ سے حج کیا تو اگر آمر کے روپیہ میں سے
مجرا لے لیا تو حج فرض ادا ہو جاوے گا ورنہ نہیں اور ایسے ہی اگر راہ میں سوار نہ ہوا

بلکہ پیدل حج کیا تو بھی فرض آمر کا ادا نہین ہوگا روپیہ واپس دینا ہووے گا اور خرچ
مین اور سوار چلنے مین اکثر کا اعتبار ہے اگر اکثر روپیہ آمر کا خرچ کیا یا اکثر راہ سوار چلا تو فرض
ادا ہو جاتا ہے اور کم مین نہین مگر ہان جو مردہ وصیت کر مرا اور اُس کے ثلث مال مین اتنی
گنجائش نہین کہ سوار ہو کر وطن سے حج ہو سکے تو جہان سے ممکن ہووے ن سے سوار ہو کر ادا
کرے اور باقی پیدل تو فرض حج مردہ کا ادا ہو جاتا ہے اگر مامور نے روپیہ آمر کا اپنے روپیہ مین
ملا لیا اور پھر اُس مخلوط سے حج کیا اگر اکثر قدر روپیہ امر کا خرچ ہو گیا ہے تو فرض آمر کا ادا ہو جائیگا
اور ضمان سے بری ہو جاوے گا تیسرے حج کرنے والا اہل حج ادا کرنے کا ہووے یعنی
مسلمان اور عاقل اور تمیز ہووے یعنی مجنون اور لڑکا نہ ہووے چوتھے وطن آمر سے
حج کرے اگر گنجایش مال مین ہے ورنہ جہان سے قبل میقات ہو سکے وہان سے کرے تو
پانچوین وقت احرام کی نیت حج آمر کی کرے اگر زبان سے کہے لبیک عن فلان مثلاً
تو بہتر ہے ورنہ قلب سے بھی کافی ہے اگر وقت احرام کے مبہم احرام کیا کسی کی طرف
سے نیت نہین کی تو شروع افعال حج سے پہلے نیت کر لیوے اگر افعال حج
شروع کر لئے پھر نیت درست نہین ہوتی مامور کا حج ہو جاوے گا اور خرچ امر کا واپس
کرنا پڑے گا اور اگر اپنی طرف سے حج کرے گا جب بھی ضمان دیوے گا اور ایسا
ہی اگر کسی دوسرے شخص کی نیت ساتھ کر لیوے خواہ دوسرا شخص بھی آمر تھا یا غیر آمر تو
دونون شخصون کا حج نہین ہووے گا اس مامور یعنے کرنے والا کا ہو جاویگا خرچ دونون
کا واپس کرنا لازم ہووے گا اگر کسی شخص نے تبرعاً بدون امر کے دو اجنبی کی طرف سے
یا اپنی والدین کی طرف سے ایک احرام مین نیت کی تو بعد احرام کے قبل شروع افعال
کے یا بعد فراغت اگر ایک کی طرف سے مقرر کر دیوے تو درست ہے کیونکہ یہ حج ادا کرنیوالے
کا ہوا ہے اُن دونون کی نیت لغو ہو گئی اب جسکو چاہے ثواب دیدے چاہے دونونکو
ثواب دیدیوے ہر حال درست ہے چھٹے خود مامور حج کرے دوسرے سے نہین کرا سکتا

اگر راہ مین بیمار ہوگیا اور دوسرے شخص کو بھیجدیا تو روپیہ واپس دیوے گا حج آمر کا ادا نہ
ہوویگا مگر جو آمر نے اجازت دیدی ہو اور اُسکی رائے پر چھوڑ دیا ہو تو مضایقہ نہین
ساتوین میقات آمر سے احرام حج کا باندھے اور مخالفت آمر کے حکم کی نہ کرے
پس اگر آمر نے حج کو کہا اور مامور نے تمتع کر دیا تو ضمان دیوے گا اور حج مامور کا
ہووے گا نہ آمر کا علی ہذا جو افراد کی جگہہ قران کر دیا تو مخالف ہوگیا اور روپیہ
واپس دیوے گا مگر جو آمر نے اجازت دی ہو کہ قران کر دینا تو درست ہے مگر
دم قران اپنے مال سے دیوی آمر کے مال سے درست نہین اور تمتع کرنا کسی حال پر
درست نہین اگرچہ آمر نے اذن دیا ہو کیونکہ میقات آمر سے حج نہ ہووے گا مگر
جو تمتع اذن آمر سے کیا ہے تو ضمان نہین آتا گو حج آمر کا ادا بھی نہین ہوتا پس بعد
رعایت ان امور مذکورہ کے جو مامور نے حج آمر کی طرف سے کیا اگر تمام کر دیا تو بہتر
اور جو حج فاسد کر دیا تو بھی مامور ضمان دیویگا اور پھر قضا جو کریگا وہ بھی مامور ہی کی
طرف سے ہووے گی آمر کا حج ادا نہین ہوا اگر مامور بعد ادا حج آمر کے اپنی طرف سے
عمرہ لاوے تو یہ درست ہے حج آمر مین نقصان نہین ہوتا مگر جسقدر اپنے عمرہ مین بھی
اسکا نفقہ آمر سے نہ لیوے اور بعد ادا کر دینے حج کے بہتر یہ ہے کہ مامور وطن آمر
مین جہان سے گیا تھا لوٹ کر آوے اگر مکہ مین رہ گیا تو بھی کچھ اندیشہ نہین کہ حج ادا
کر چکا مگر لوٹ آنا افضل ہے کہ ادا نائب کا مثل ادا آمر کے ہو جاوے اور اگر کسی نے
کسیکو حج کر دینے کا امر کیا اُسنے دوسرے تیسرے سال ادا کیا اُس سال ادا نہ کیا تو
کچھ حرج نہین حج آمر کا ہی ہو جاوے گا اور حج کرانے مین اجرت کے ساتھ حج نکراوے
اور وقت امر کے ایسے الفاظ سے امر نکرے جس سے عقد اجارہ سمجھا جاوے مگر جو
اجرت پر حج کرایا جاویگا تو حج آمر کا ہی ادا ہوویگا اور اجرت واپس کرنی ہوگی اور
قدر خرچ اس کرنے والے کے روپیہ دلایا جاویگا شخص نے اپنا حج نکیا ہو گو وہ دوسرے

شخص کی طرف سے حج کر دے تو حج آمر کا ادا ہو جاتا ہے مگر مکروہ ہے جو عورت
مرد کی طرف سے حج کرے یہ بھی جائز ہے مگر مرد سے کراوین تو اولی اور افضل
یہ ہے کہ مامور مسائل سے واقف ہووے کیونکہ عوام ناواقف وا حج مین اکثر
نقصان کرتے ہین اور اگر مامور سے حج فوت ہو گیا بسبب تقصیر مامور کے تو ضمان
دیوے گا مگر جو دوسرے سال اپنے روپیہ سے آمر کا حج ادا کر دیوے گا تو آمر کا حج
ادا ہو جاوے گا اور ضمان سے بری ہو جاوے گا اور اگر مامور کی تقصیر نہین ہے تو
ضمان دینا نہین آتا پھر دوسرے سال منیب کی طرف سے حج کر دیوے اور احصار
کا دم آمر کے مال مین سے دیوے اور قران اور تمتع کا دم مامور دیوے گا اپنے مال سے
اگر آمر نے اجازت قران تمتع کی دیدی تھی اور مخالف ہی ہوگا اور ضمان دیوے گا
جیسا اوپر گزر چکا اور دم جنایات بھی خود مامور اپنے مال سے دیویگا اگر کوئی وصیت کر
گیا کہ میرا حج ادا کر دینا تو اسکے ثلث مال سے حج کرایا جاوے اگر ثلث مین گنجایش
ہے کہ وطن سے منیب کے حج ہو سکے تو بہتر ورنہ جہان سے ممکن ہو وہان کرادیوین
اور جو اس قدر بھی نہین کہ میقات سے کرایا جاوے تو وصیت باطل ہو گئی نفقہ جو
مامور کے واسطے حاجت ہوتی ہے روٹی۔ گوشت۔ سالن۔ گھی۔ تیل چراغ کا اور
احرام کے کپڑے پانی پینے کا لباس سفر کے کپڑے ہونے کا مصالح یا مزدوری اور ضروریات
راہ کی مشک ظروف اور حجام وغیرہ کا خرچ مکان کا کرایہ حفاظت کا کرایہ اور جس
جس شے کی حاجت ہوتی ہے حسب عزت اور لیاقت مامور کے کرنا چاہیئے زیادہ
نہ کرے اور کوتاہی بھی نہین چاہیئے مگر صدقہ اور ضیافت مال آمر سے نہ کرے اور
قرض نہ دے اور وضو اور غسل جنابت اور دوا مال میت سے لیوے بلکہ
اپنے پاس سے کرے مگر جو آمر نے اجازت دیدی ہو تو یہ سب درست ہے اس واسطے
چاہیئے کہ آمر سے ہر طرح کی اجازت لے لیوے تا کہ تنگی اور دشواری نہووے اور راہ

مین اگر مقام کیا قافلہ کے انتظار مین تو ایام قیام کا نفقہ مال آمر سے لیوے اور اپنی حاجت کو ٹھیرے تو اپنے پاس سے خرچ کرے ایسا ہی بعد فراغ حج کے جو ضرورت مرکب یا قافلہ سے قیام ہوا تو نفقہ مال آمر سے ہووے گا ورنہ اپنے پاس سے خرچ کرے پھر جب وہان سے چلے تو مال آمر مین سے خرچ کرنے لگے مگر جو بعد حج کے وہان رہنے کا عزم ہو گیا اور اوپر لکھا گیا کہ یہ بات جائز ہے تو اب نفقہ مامور کا مال آمر سے منقطع ہو گیا پھر اگر رجوع وطن کا قصد ہو گیا تو اب اپنے ہی پاس سے خرچ کرے آمر کے مال سے خرچ کرنا درست نہ ہووے گا ایسا ہی اگر مکہ مین پہلے ذی الحجہ سے پہنچ گیا تو نفقہ اپنے پاس سے خرچ کرے پھر جب ذی الحجہ شروع ہو جاوے مال آمر سے خرچ کرنے لگے پھر بعد حج کے جب وطن آمر مین لوٹ آیا یا مکہ مین قیام کی ٹھیرائی تو جو کچھ نقد و جنس مال آمر سے باقی رہے وہ سب حوالہ آمر کے کردے اگر آمر خود تبرع کرکے دیدیوے تو لینا درست ہے واللہ تعالیٰ اعلم*

خاتمہ

اب جان لے کہ زیارت روضۂ مطہر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل المستحبات ہے بلکہ بعض نے قریب واجب کے لکھا ہے اور فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اس آنے مین اسکو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ مین اس کا قیامت کو شفیع ہون اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت میری قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے کہ جس نے حال حیات مین میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اسکو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے غرض جب عزم مدینہ کا ہو تو بہتر یون ہے کہ نیت زیارت قبر مطہر کی کرکے جاوے تا مصداق اس حدیث کا ہو جاوے کہ جو کوئی محض

میری زیارت کو آوے شفاعت اسکی مجھپر حق ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ مین بہت کرتا رہے پھر جب درخت وہان کے نظر پڑین تو اور زیادہ کثرت کرے جب عمارت وہان کی نظر آوے تو درود پڑہ کر کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ وِقَایَۃً لِّیْ مِنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو اور کپڑے پاک صاف اچھا لباس پہنے اور نئے کپڑے ہون تو بہتر ہے اور خوشبو لگاوے اور پہلے سے پیادہ ہولے اور خشوع اور خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کرے اور عظمت مکان کی خیال کئے ہوئے درود شریف پڑہتا ہوا چلے جب مدینہ مطہرہ مین داخل ہو کہے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ اور ادب اور حضور قلب اور دعا اور درود شریف بہت پڑہے وہان جا بجا مواقع قدم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ مین سوار نہین ہوتے تھے فرماتے تھے کہ مجکو حیا آتی ہے کہ سواری کی گہورون سے اس زمین کو پامال کرون کہ جس مین حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہون اور پھر جب مسجد نبوی مین داخل ہو تو اول دہنا پاؤن داخل کرے اور دعا دخول مسجد اور درود شریف پڑہے اور باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے پھر روضہ مبارک مین کہ بین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے اور یہ قطعہ جنت کا ہے تحیۃ المسجد پڑہے اس طرح کہ منبر دہنے مونڈہے کی سیدہ پر رہے اور وہ ستون جس کے نیچے صندوق ہے سامنے رہے کہ یہ موقف حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدہ کرے کہ حق تعالے نے یہ نعمت

اُسکے نصیب کی اور دعا کرے جو چاہے پھر روضہ کے پاس حاضر ہو اور سرہانے کی
دیوار کے کونہ مین جو ستون ہے اُس سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو اور پشت
قبلہ کی طرف کرے کچھ بائین طرف کو مائل ہو کر تا چہرہ شریف کی خوب مواجہ ہووے
اور باادب تمام اور خشوع کھڑا ہو اور زیادہ قریب ہو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ محل
ادب اور ہیبت ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف مین قبلہ کی طرف چہرہ
مبارک کئے لیٹے ہوئے تصور کرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ
مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ
اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ
فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ
اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ
الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
اور پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے کہے
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا
عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ اور ان الفاظ مین جس قدر چاہے زیادہ کرے مگر ادب اور عجز کے
کلمات ہون لیکن سلف یہان الفاظ مختصر کہنے جہان تک اختصار ہو سکے مستحسن
رکھتے ہین اور بہت پکار کر نہ بولے بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے بنرمی عرض کرے
اور جس کا سلام کہنا ہو عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ پھر بقدر ایک ہاتھ کے پیچھے کو ہٹ کر
حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ رَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ اَمِيْنَهٗ عَلَى
الْاَسْرَارِ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا پھر قدر ایک ہاتھ
کے اور پیچھے کو ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ الَّذِيْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا
حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا اور یہان بھی کمی زیادتی الفاظ مین اختیار
ہے اور جس نے کہدیا ہو اسکا سلام پہنچاوے پھر ذرا آگے کو بڑھ کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا
يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ
جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَدْعُوَ لَنَا رَبَّنَا اَنْ يُحْيِيَنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَيَحْشُرَنَا
فِيْ زُمْرَتِهٖ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر آگے کو بڑھ کر مقابلہ وجہ شریف کے کھڑا
ہوکر جو کچھ ہو سکے دعا کرے اپنے اور والدین اور مسلمانون کے واسطے پھر وہان سے
نکل کر اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آکر دو رکعت پڑھ کر دعا کرے پھر روضہ مین آکر نفلین
پڑھے اگر وقت مکروہ ہو اذکار و استغفار و دعا کرتا رہے جب تک ہو سکے پھر منبر کے
پاس رمانہ منبر پر ہاتھ رکھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسپر دست مبارک رکھتے تھے
پھر اسطوانہ حنانہ پر آوے اور سب جگہہ درود شریف اور دعا سے غافل نہو جس قدر
کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک مدینہ منورہ مین رہے تلاوت اور ذکر کرتا رہے
اور صلوٰۃ اور سلام خوب کرتا رہے اور راتون مین بہت جاگے اور وقت ضائع نہ کرے
اور حتی الوسع نماز مسجد نبوی مین پڑھے اور بعد زیارت قبر مبارک کے ہر روز یا جمعہ
کو زیارت مزارات بقیع کے بھی ضرور کرے کہ حضرت عثمان اور حضرت عباس اور

حضرت حسن اور حضرت ابراہیم اور ازواج مطہرات اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہین اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ اور شہداء احد رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی زیارت کرے اور مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا مین جاکر نماز پڑھے اور ہفتہ کے روز مسجد قبا مین جاکر نماز پڑھ کر دعا کرے اور جب رخصت ہو تو دو رکعت مسجد نبوی مین پڑھ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو اور جس طرح مذکور ہوچکا سلام کرے اور پھر رخصت ہوکر آوے واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم واحکم الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین وعلی جمیع الملٰئکۃ والانبیاء والمرسلین ربنا تقبل منا وارزقنا رضاک حیا ومیتا یا رب العلمین امین ثم امین

تمت

الحمد للّٰہ علی احسانہ کہ ان مبارک ایام مین یہ کتاب فضائل مآب زبدۃ المناسک کہ جس مین حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کے زیارت کے طریق اور آداب اور مسائل اور دعائین وغیرہ بہت صحیح صحیح لکھی ہوئی ہین) مؤلفہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی سلمہ اللہ الولی بہت صحت کے ساتھ مطبع مجتبائی دہلی مین حسب ایماے جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب کاپیرداز مطبع کے اہتمام سے بحسن وزیبائش طبع ہوئی